

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شانِ حرمین الشریفین

دو سالہ روئداد سفر دیار اقدس



مصنفہ

شاعر شانِ رحمت محمد امان علی ثاقب صابری القادری

زیر اہتمام فیضان ولایت ٹرسٹ، حیدرآباد

نام کتاب :	شانِ حرمین الشریفین
نوعیت کتاب :	رونداد سفر و یادِ اقدس
نام مصنف :	محمد امان علی ثاقب صابری قادری
تعداد اشاعت :	(۵۰۰) پانچ سو
سن اشاعت :	۲۰۰۲ء
مقام اشاعت :	وائرہ پریس جھتہ بازار حیدرآباد
کیوزنگ :	SAM کیوٹرس، متصل عشرت محل، مغلیہ پورہ
فون:	040-4568373
طباعت ٹائٹل :	جنید پرنٹرز و گرافکس مانصاحب ٹینک
پہچاندرون ملک :	چالیس روپے سکھ ہند
عرب ممالک میں :	دس ریال
مغربی ممالک میں :	پانچ ڈالر

ملنے کا پتہ

محمد امان علی ثاقب صابری قادری بانی و معتمد فیضانِ ولایت ٹرسٹ، حیدرآباد
 مکان نمبر 481-8-22 پرانی حویلی، حیدرآباد ۲۔ عقب مسجد کیکانہ۔ فون نمبر: 4573471



تعارف اشاعت

احمدہ و اصلی علی رسولہ الکریم

اللہ رب العالمین جو اپنے بندوں پر ماں باپ سے ہزاروں درجے زیادہ مہربان ہے جو ہم کو اپنے حبیب پاک رحمۃ اللعالمین ﷺ کی امت میں پیدا فرمایا اور اپنے اولیائے ذیشان کی نسبت غلامی سے نوازا۔ انہی نوازشات اور سعادت مند یوں نے اس حقیر صابری غلام کو دنیوی عزت و راحت کے ساتھ ذوق شعری سے نوازا۔ جس کے نتیجے میں حمد باری تعالیٰ نعت حبیب خدا ﷺ و منقبت اولیائے کرام کی توفیق نصیب ہوئی۔ اور یہ توفیق کئی کتابوں کی تصنیف و تالیف کا باعث بنی اور حرم خداوندی، حرم نبوی اور حرم اولیائے مکرم میں حاضری کے شرف سے نوازا۔ چنانچہ ۲۰۰۱ء اور ۲۰۰۲ء عیسوی میں اور اس سے قبل ۱۹۹۴ء اور ۱۹۹۵ء میں حاضری حرین شریفین اور ادائی عمرہ و حج مبرور کے دوران عقیدت مندانہ ذوق شعری نے برموقع و بر محل کئی حمد باری تعالیٰ و نعت سرور کوئین ﷺ موزوں کئے اور کئی معروضے بھی۔۔

سفر ہائے مقدس کے لیے اسباب و وسائل کی فراہمی اور دوران سفر و زیارت عنایات و نوازشات اور انعام و اکرام کی نعمتوں کا حصول مجھے اسباب کی ترغیب دیا کہ میں اپنے مخلصان اہل سنت و برداران شریعت و طریقت کی سرشاری اور ازدیاد عقیدت کے لیے اس ترقیم کو کتابی شکل میں پیش کروں۔ اسی تقاصے نے اپنے بزرگوں علمائے کرام اور ہمنواؤں کی تائید و حوصلہ افزائی سے اس کتاب کی پیش کش کی سعادت سے نوازا گیا۔۔

ثاقب صابری القادری

زیارت حرمین الشریفین

اللہ جل شانہ نے اپنے اس حقیر بندہ کو زمانہ طالب علمی میں ہی ایک ہادی برحق پیر کامل کے دامن نسبت سے وابستہ کر دیا آخری دور کے شاعر و ادیب اساتذہ کرام کے فیض تلمذ اور شعر و ادب کے ممتاز پیر طریقت اور مشفق و مہربان مرشد باکمال کے فیضان نے احکام شریعت کی پابندی کے ساتھ پیران عظام، اولیائے کرام اور سرور کونین ﷺ کی عظمت اور الفت و عقیدت کی روشنی میرے دل میں ڈال دی اور میرے ذوق شعری کو جلا بخشی۔ جس کے نتیجے میں اپنے پیر کامل کی عظمت و محبت میں شعر کہنے کی توفیق نصیب ہوئی اور یہ ذوق مسلسل ترقی کرتا رہا۔ تعلیم کے ختم پر کوآپریٹیو بینک کی مجاسی کی خدمت کو ترک کر کر اپنے مہربان پیر نے محکمہ تعلیمات سے وابستہ کر دیا۔ بحیثیت معلم اردو زبان و ادب ۳۵ سالہ سرکاری خدمت میں ادب اور شاعری سے وابستگی بڑھتی رہی اور مشقِ سخن بھی۔۔

ہر سال گرما کی چھیٹیوں میں مہربان پیر و مرشد قبلہ اپنے وابستگان کی ہدایت و تربیت کے لیے ہمارے وطن میں تشریف لاتے اور رشد و ہدایت کی دولت سے نوازتے رہے۔ اس فیضان بے پایاں نے میری شاعری کو ہمیز کیا اور مجھے اپنے پیر و مرشد کی مدحت نیز ان کے ارشادات و تعلیمات کو منظوم روئیداد کے طور پر مرتب کرنے کا موقع نصیب ہوتا رہا۔ چنانچہ ۱۹۵۵ء کے اوائل میں منظوم روئیداد کا ایک مجموعہ بنام ”فیضانِ عرفان“ مرتب و شائع ہوا۔ (واضح باد کہ حضرت پیر و مرشد قبلہ کا خطاب ”قطبِ العرفان“ حضرت کے پیر کامل علیہ الرحمۃ والرضوان سے عطا کیا گیا تھا) اور نام مبارک قطب دو جہاں مخدوم سید خواجہ قطب الدین احمد ہاشمی صابری چشتی نظامی قادری علیہ الرحمۃ والرضوان ہے۔

اس منظوم روئیداد فیضانِ عرفان گو حضرت پیر اور دادا پیر علیہ الرحمۃ دونوں نے پسند فرما کر

خوشنودی اور دعاؤں سے نوازا۔ اس نوازش نے مناقب اولیائے کرام کی توفیق سعید نصیب فرمائی جس کے نتیجے میں بارگاہ بندہ نواز گلبرگہ شریف اور بارگاہ غریب نواز اجمیر شریف کی حاضری نصیب ہوتی رہی جس کے نتیجے میں فیضان سروری اور فیضان ولایت کی ترجمانی میں مناقب و احوال پر مشتمل مجموعے مرتب و شائع کرانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ یہ مجموعے میں (۱) شان بندہ نواز (۲) شان غریب نواز (۳) شان ہندالوئی (۴) شان غوث الوری۔

مستقبی شعر گوئی اور مجموعوں کی طباعت کے دوران خوش بختی سے سرور کونین حبیب خدا ﷺ کی عظمت و محبت کا اشتیاق فروغ پاتا رہا اور نعت نگاری کا سلسلہ بھی ترقی پذیر رہا۔ ۱۹۹۴ء کے آغاز سے کچھ قبل بارگاہ غریب نواز میں حاضری اور منقبت جس کا پہلا مصرعہ ”اک نگاہ کرم غریب نواز“ اور آخری مصرعہ ”اب دکھا دو حرم غریب نواز“ تھا گنگنا کر رہا تھا۔

اس معروضے اور وطن واپسی کے بعد نعت گوئی کی طرف شعری میلان بڑھتا گیا تھا۔ اور در اقدس پر حاضری کا ولولہ اثر انگیز رہا۔ جس کے نتیجے میں مندرجہ ذیل نعتیں موزوں ہوتی رہیں اور میں گنگنا تار رہا۔

نعت مبارک

تصور میں اب میرے طیبہ نگر ہے	جو میرے پیارے محمد ﷺ کا گھر ہے
انہیں سبز گنبد کے جلوے مبارک	میر جنہیں دید آٹھوں پہر ہے
خدا یا جھلک نور احمد کی دکھلا	غلامی میں جس کی یہ شمس و قمر ہے
کبھی ذکر ان کا کبھی یاد ان کی	ذنیفہ یہی میرا شام و سحر ہے
محمد ہمارے مقدر بھی کردو	وہ خاک مدینہ جو نور بصر ہے

تصدق ہے ابستگی پر یہ ثاقب

در ہاشمی آپ ہی کا تو در ہے

نعت پاک

رب کے دلدار ہیں مدینے میں
جن کے جن و بشر ملک ہیں غلام
انبیاء مقتدی بنے ان کے
رحمت عالمین لقب ان کا
کالی کملی میں چاند بٹلے کا
سب خدائی ہے مملکت ان کی
اپنی امت کے جاں نثاروں کے
ہم غلاموں کے حال سے ہر دم
غم نصیبی کو مل رہی ہے آس
ان سے وابستہ ہیں کروڑوں ولی

سب کے سرکار ہیں مدینے میں
اب وہ سردار ہیں مدینے میں
ان کے سالار ہیں مدینے میں
رب کے انوار ہیں مدینے میں
یوں ضیا بار ہیں مدینے میں
اس کے مختار ہیں مدینے میں
ناز بردار ہیں مدینے میں
وہ خبردار ہیں مدینے میں
اپنے غم خوار ہیں مدینے میں
شان ابرار ہیں مدینے میں

جن پہ شیدا ہے خود خدا ثاقب

وہ طرحدار ہیں مدینے میں

نعت پاک

مرے شوق میرے ارمان مجھے لے چلو مدینے

وہ ہے روح کا گلستاں مجھے لے چلو مدینے

وہ ہے ناز عرش اعظم وہی ان کا سبز گنبد

وہی خلد کا یہ ایواں مجھے لے چلو مدینے

وہی فخر انبیا ہیں وہی سرور دو عالم

وہی میرے دین و ایمان مجھے لے چلو مدینے

نہیں کوئی ان کے جیسا نہ تھا کوئی ان کا سایا
وہی انبیاء کے سلطان مجھے لے چلو مدینے

میں گناہگار نادم میں ہوں اک غلام عاصی
ہیں وہی شفیع عصیاں مجھے لے چلو مدینے

وہ ہیں رحمت دو عالم میں امیدوار رحمت
نہیں میرے پاس سماں مجھے لے چلو مدینے

میں اسیر عشق احمد میں مریض ہجر سرور ﷺ
ہے یہی تو میرا درماں مجھے لے چلو مدینے

میں انہیں کی آرزو کو لیے دل میں جی رہا ہوں
کرو اور مجھ پہ احساں مجھے لے چلو مدینے

وہ حبیب کبریا ہیں وہ جو عرش پر گئے تھے
وہ ہیں میرے دل میں مہماں مجھے لے چلو مدینے

مری معصیت نے ثاقب مجھے کر دیا پشیمان
ہے وہیں پناہ عصیان مجھے لے چلو مدینے

التجائیہ نعت مبارک

یا الہی مجھے پہونچا مرے سرکار کے پاس
جو ہیں محبوب ترے بھی انہیں دلدار کے پاس

جن کی ابرو کے اشارے پہ ہے تقدیر حیات
سرور کون و مکان احمد مختار کے پاس

آرزو بھی یہی ارمان و تمنا بھی یہی
جا کے سجدے میں کروں روضہ سرکار کے پاس

ان کے قدموں پہ مری جان نہجاؤں
وہ جو آجائیں کبھی اس دل بیمار کے پاس

عرش سے آ کے فرشتے جہاں کرتے ہیں طواف
روح کو چاہئے رہنا اسی گلزار کے پاس

حشر میں کام فقط ان کا وسیلہ آیا
اور کچھ بھی تو نہ تھا مجھ سے خطا کار کے پاس

ان کی الفت ہی میں پلتے ہیں مرے سب افکار
ان کی عظمت کے سوا کیا مرے اشعار کے پاس

آپ اسی شان سے مرقد میں ہیں جلوہ افروز
روز آتے ہیں ملائک مرے سرکار کے پاس

چشم موسیٰ سے جو پوچھو تو یہی کہہ دے گی
چاند تارے ہیں بھکاری رخ انوار کے پاس

ہم بھی امید برات کی لیے بیٹھے ہیں
جوش ہے آج کی شب رحمت غفار کے پاس

ان سے مل جائے گی خیرات شفاعت ہم کو
جب پیونچ جائیں گے ہم نیوں کے سردار کے پاس

ماگلو مل جائے گی کونین کی دولت ان سے
کوئی چیز نہیں ہے شہ ابرار کے پاس

ایک مفلس در سرکار کا مشتاق بھی ہے
اے صبا کہدے یہ جا کر مرے غم خوار کے پاس

روز محشر یہی کہدوں گا میں رب سے ثاقب

ان کی نعتوں کے سوا کیا ہے گنہگار کے پاس

بارگاہ غریب نواز میں معروضے کے بعد حیدر آباد واپسی کے دو مہینوں کے دوران مذکورہ

نعتوں کی پیش کش نے بارگاہ سرور کو نین رحمۃ اللہ علیہ میں حاضری کی آرزو بے قراری کی حالت میں آگئی
اور اسی بے قراری کو وسیلہ بنا کر سرور کو نین رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں یہ نعتیہ معروضہ گنگنا تارہا۔۔

نعتیہ معروضہ

میرے سرکار در پر بلاؤ بڑھتی جاتی ہے اب بے قراری

آپ کو نین کے تاجور ہیں اور میری غریبی سوالی

میں سراپا گنہگار تو ہوں پر ہیں آنکھوں میں اشکِ ندامت

میرے سرکار میرا سہارا آپ کی شان بندہ نوازی

پیکر نور نور ازل ہیں ان کا جلوا ہے جلوا خدا کا

بات قرآن، تبسم تجلی ہر ادا ان کی ہر چھب نرالی

عرش اعظم پہ معراج کی شب، قاب قوسین کی منزل میں تھے جب

مغفرت کا لیا رب سے وعدہ، اپنی امت کی قسمت سنواری

آپ محشر میں دلہا بنیں گے اور ہونگے یہ سارے برائی

قادری، سہروردی، نظامی، صابری، نقشبندی و چشتی

حشر میں سارے عابد تھے لرزاں، انبیاء نفسی نفسی میں خیراں

ان کے تاج شفاعت کے قرباں، ان کی رحمت نے کی دہگیری

آرزو ' میری حسرت ' تمنا التجا مدعا سب یہی ہے
دب لپٹ جاؤں قدموں سے ان کے میرے سر پر رہے کالی کملی

ان کے ولیوں کی نسبت ملی ہے ان کے در کی غلامی ملی ہے
ان کی چشم عنایت کا صدقہ زندگی کی یہ ساری کمائی

میرے مالک مری التجا بن ' جب اجل آئے پیغام لے کر
ان کا جلوا ہو میری نظر ہو ' ان پہ صدقے ہو یہ زندگانی

میں ہوں بندہ خطا وار ثاقب ' ناز کرنا مجھے پر بجا ہے
میری عزت کا ساماں بنی ہے ان کی مدحت میں نغمہ سرائی

جس وقت یہ معروضہ راست حضور احمد مختار رحمۃ اللہ علیہ کی جناب میں پیش کیا اس وقت میری
معاشی حالت اس قابل نہ تھی کہ سفری اخراجات کا متحمل ہو سکتا اس لیے میں نے سرکار کی جناب میں
اپنی غریبی کا حوالہ دیا۔ میری اس عاجزی پر سرکار دو عالم رحمۃ اللہ علیہ کی رحمت کاملہ کو ترس آیا اور میرے
معروضے کو قبولیت عطا فرمائی۔ وہ اس طرح کہ حیدر آباد کے ایک مجاہد اہل سنت متعدد دینی درسگاہوں
اور اداروں کے ناظم مولانا سید محمد عبدالقدیر حسینی المعروف نورانی پاشاہ صاحب ماہ شعبان کے آخری
دنوں میں مجھ سے خواہش کی کہ میں ان کے نمائندہ کی حیثیت سے ماہ رمضان المبارک میں سعودی
عرب جا کر آؤں اور عمرہ کا ویزا اور ہوائی سفر کا ٹکٹ لا کر دیں گے۔ میں اس احساس اور سرشاری
کے تحت کہ میرے سرکار دو عالم رحمۃ اللہ علیہ نے غلام ازل کے معروضے کو قبول فرما کر مجھے اللہ رب العزت
کے گھر اور اپنے مقدس در کی حاضری کا شرف عطا فرما رہے ہیں۔ میں بے اختیار آمادہ ہو گیا۔ اس
وقت مجھے اپنے پیر کامل نور اللہ مرقدہ کی وہ پیش گوئی یاد آئی جب لگ بھگ پچاس سال قبل ایک ۲۹
صفر چاند رات کی شام ربیع الاول شریف کا چاند سب سے پہلے دیکھنے کے نتیجے میں اس رات مجھے
خوشخبری سنائی کہ ”بیٹے ثاقب“ مشیت ایزدی سے تمہیں کعبۃ اللہ شریف اور مدینہ منورہ کی حاضری

اور حج کی سعادت بھی نصیب ہوگی۔ جس سے تمہاری عاقبت سنور جائے گی اور جنت بھی مقدر میں آئے گی۔“ میں اپنی قسمت پر ناز کرتے ہوئے سفر کی تیاری میں لگ گیا۔

جنوری ۱۹۹۴ء میں واقع رمضان المبارک کے دوسرے دہے میں ٹرین سے ممبئی پہونچکر تاریخ کی غلط فہمی کے نتیجہ میں پچھلی شب میں ایر پورٹ پہونچنے کی بجائے دوسری صبح پہونچا اور رجوع کیا ذمہ داران سے تو انہوں نے کہا کہ جس فلائٹ کا ٹکٹ آپ کے پاس ہے یہ فلائٹ پچھلی شب میں جا چکی ہے۔ اب آپ کے لیے کوئی موقع نہیں ہے۔ میں اس جواب سے بہت پریشان اور مایوس ہو گیا اور اسی مایوسی کی حالت میں اپنے سر کا ﷺ سے عالم خیال میں معروضہ کیا کہ سرکار مجھے محروم نہ لوٹائیے اور حاضری کی سعادت سے شاد کام فرمائیے۔ کچھ ہی دیر میں ایک فرد مخلص نے مشورہ دیا کہ آپ یہاں سے بس میں سوار ہو کر ایرانڈیا کے علاقائی دفتر جائیے۔ اور وہاں کے افسر سے رجوع کیجئے۔ چنانچہ میں وہاں پہونچا اور معروضہ کیا اور اپنی غلطی کا اعتراف کر لیا تو ان کو ترس آیا اور انہوں نے دوسرے دن کی فلائٹ میں نشست محفوظ کرا کہ مجھے مطمئن کرا دیا۔ یہ بھی محض میرے سرکار کا کرم تھا۔ دوسرے دن بخیر و عافیت جدہ پہونچا۔ اس سفر کے آغاز سے دو چار روز پہلے میرے احساسات اور تمنائوں نے شعری پیرایہ اختیار کیا اور ان اشعار کو میں دوران سفر گنگا تارہا جو یہ ہیں:-

پڑھوں گا میں نعت ان کے در پر خوشی کے آنسو بہا بہا کر
کبھی تو نظریں اٹھا اٹھا کر کبھی تو گردن جھکا جھکا کر

عجیب دل کا رہے گا عالم، زباں پہ صل علی کے نغمے
کروں گا روضے کا میں نظارا، جبیں کے سجدے لٹا لٹا کر

نصیب نے یادری جو کی ہے یہ صرف ان کی نواؤں میں ہیں
کرم سے دامن کو بھر ہی لوں گا میں ان کو نعتیں سنا سنا کر

حضور ﷺ ہیں رحمت دو عالم، میں ان کے جو دو کرم کے قرباں

حقیر و ادنی غلام کو بھی نوازتے ہیں بلا بلا کر

وہ بحرِ جو دو سخا ہیں بے شک وہ رحمتوں کے خزانے والے

کریں گے کھیتی میری ہری وہ کرم کی بارش گرا گرا کر

وہی ہیں مختار ہر دو عالم، وہی ہیں ساری عطا کے مالک

عنایتوں کو سمیٹ لوں گا، طلب کا دامن بڑھا بڑھا کر

رہے تصور مرا سلامت، یہ سر ہے اور ان کے پائے اقدس

میں چومتا ہوں حسیں کف پا، لبوں کو اپنے لگا لگا کر

وہ دیکے ولیوں کا اپنے دامن، ہماری حالت پہ مہرباں ہیں

وہ لاج رکھے ہوئے ہیں اب تک، میری خطائیں چھپا چھپا کر

وہ رحمت عالمیں ہیں بے شک، غفور بھی ہیں رحیم بھی ہیں

کرم سے اپنے نواز دیں گے، یہ رو سیا ہی مٹا مٹا کر

امید پہ جی رہا ہوں ثاقب کبھی تو آئیں گے اس میں آقا

رکھا ہوں ان کے ہی واسطے میں، یہ خانہ دل سجا سجا کر

شہرِ جدہ جو حرمین شریفین کا باب الداخلہ کی حیثیت رکھتا ہے اس میں دو تین روز قیام کر

کے بارگاہِ سرور کو نین میں حاضری کے لیے مدینہ منورہ پہنچا۔ یہاں کی حاضری کے دوران ہمدرد

ملت جناب محترم احمد الدین اویسی صاحب برادرِ مکرم جناب سلطان صلاح الدین اویسی صاحب

کے لطف و کرم سے ان کے مکان سے قریب ایک اقامتی مرکز میں جو جناب عظمت علی صاحب رکن

بزم اتحاد جدہ کی نگرانی میں اہل حیدر آباد کے قیام کے لیے سہولت بخش ہے وہاں ہر طرح آرام سے

رہ کر حاضری حرم نبوی سے شرف ہوتا رہا۔ اور اس دوران یہ نعتیں بھی نذر کرتا رہا۔

نعت پاک

در مصطفیٰ آج پیش نظر ہے
 سرہنگی کو ملی آج معراج
 میں ان کی نوازش عنایت کے قرباں
 میں ان کے کرم پر کروں کیا بچھاور
 دو عالم کے سرکار ہیں سب کے داتا
 بنایا ہے مختار کونین ان کو
 غلامی سرکار دولت بڑی ہے
 یہ فیضان نعت رسول ﷺ خدا ہے
 فقط ایک نسبت پہ نازاں ہے ثاقب

زہے بخت اب دل مسرت کا گھر ہے
 شہنشاہ کونین کا سنگ در ہے
 تصور میں ان کے قدم میرا سر ہے
 وفور مسرت میں اب چشم تر ہے
 گدائے رسول خدا تاجور ہے
 وہ اللہ جو خالق بحر و بر ہے
 وہ مال و متاع ہے نہ یہ سیم و زر ہے
 قلم میں اثر ہے زباں میں اثر ہے
 نہ طاعت نہ تقویٰ نہ علم و ہنر ہے

نعت پاک

در مصطفیٰ پر یہ سر اللہ اللہ
 میں ایسی عنایت کے قابل کہاں تھا
 یہ نورانی منظر ہے جنت سے خوشتر
 شب و روز اس نور و رحمت کے در پر
 تصور مرا بارپانے لگا ہے
 زہے بخت ہاتھ آیا دامان نسبت
 یہ توفیق نعت ان کا لطف و کرم ہے
 جسے چاہیں در پر بلا لیں گے سر کا ﷺ

تصدق مرا دل جگر اللہ اللہ
 نوازے ہیں مجھ کو مگر اللہ اللہ
 مقدر کی ہے یہ سحر اللہ اللہ
 بھکاری ہیں شمس و قمر اللہ اللہ
 ملے ہیں اسے بال و پر اللہ اللہ
 یہی میرا گنج گہر اللہ اللہ
 کہاں مجھ میں ایسا ہنر اللہ اللہ
 نہوگی اسے فکر زر اللہ اللہ

عنایت محبوب داور پہ ثاقب

تصدق مرا گھر کا گھر اللہ اللہ

بارگاہ سرور کو نین ﷺ کی اس سرشارانہ حاضری کے بعد وہیں سے عمرہ کی ادائیگی نیت سے مکہ مکرمہ کے لیے روانگی عمل میں آئی۔ اور اپنے پروردگار عالی کے حرم مکرم کی زیارت اور تکمیل عمرہ کی سعادت حصے میں آئی۔

اب یہ تمنا دل میں انگڑائیاں لیتی رہی کہ نماز عید الفطر بارگاہ نبوی میں ادا کر کے شاد کام رہوں گا۔ مگر اس سال ہوا یہ کہ ماہ شوال کا چاند ۲۹ / رمضان کو دکھائی نہیں دیا بلکہ ۳۰ / رمضان کو دکھائی دیا اس لیے عید الفطر ایک دن بعد ہوئی اور اسی روز جدہ ایر پورٹ سے دوپہر میں ہماری فلائٹ تھی اور بارہ بجے وہاں پہنچنا ضروری تھا۔ اس لیے اپنے ہمزلف جناب غلام جیلانی صاحب کے مشورہ پر ان کے ساتھ حرم المکہ مکرمہ میں نماز عید الفطر ادا کی گئی۔ مگر مدینہ منورہ میں حاضری سے محرومی کا احساس بار بار ٹوکتا تھا۔ میرے تاثر نے نماز فجر اور نماز عید الفطر کے درمیان حضور سرور کو نین کی جناب میں تصور و عقیدت کے کاندھے پر ایک شعر ارسال کیا۔ جو یہ ہے:

بلائے ہیں ثاقب کو سرکار در پر

میں بار دگر یہ کرم مانگتا ہوں

ارض حرم سے روانہ ہو کر میں دوسرے روز صبح سویرے حیدر آباد واپس پہنچ گیا۔ اور

مدینہ منورہ کی یاد اس طرح موزوں ہوئی۔

عجیب شان کا ہے تذکرہ مدینے کا	دل و نگاہ پہ چھایا نشہ مدینے کا
غلام سرور کو نین کو ہے ناز یہی	مدینے والا خدا کا خدا مدینے کا
فرشتے اس کا یقیناً طواف کرتے ہیں	وہ جس نگاہ میں ہے دلربا مدینے کا
زہے نصیب وہ تقدیر کا سکندر ہے	نظارا جس کو ملا جانفزا مدینے کا
طواف کرتے ہی رہتے ہیں عرش والے بھی	نہیں ہے عرش سے کچھ فاصلہ مدینے کا
یہ دیکھ دہلی و اجیر، کلیر و بغداد	کہ جل رہا ہے چراغ ہدی مدینے کا

یہ ان کی چشم عنایت کا فیض ہے بے شک ہے میرے دل میں عجب دلولہ مدینے کا
 یہی تو مانگ رہا ہوں خدا سے شام و سحر سفر نصیب کرے بارہا مدینے کا
 گروہ اہل طریقت میں آگیا ثاقب
 نصیب سے جو ملا سلسلہ مدینے کا

گھر واپسی کے بعد کئی روز تک حرمین شریفین کی یاد آ کر احساسات کو متاثر کرتی رہتی
 تھی اس اضطراب نے ان اشعار کو وجود میں لایا۔

ہائے میں کیوں آگیا یا رب مدینہ چھوڑ کر
 سرور کو نین ﷺ کے در کا اتارا چھوڑ کر

اے دل ناداں کہاں حاصل رہے گا اب سکون
 رحمتوں کے اس سمندر کا کنارہ چھوڑ کر

شادماں تھا پرسکون تھا اس کے دامن میں غلام
 اب پشیاں ہے بہت اپنا سفینہ چھوڑ کر

میرے ہر اک درد کا درمان ہے ان کا کرم
 کیوں کسی کا رخ کروں اپنا مسجا چھوڑ کر

ان کی رحمت نے مجھے آغوش میں لے ہی لیا
 جب چلا سر کا ﷺ تک اپنا قبیلہ چھوڑ کر

قلب مومن کو الہی دے وہی سوز و گداز
 جس طرح روتا رہا ان کو حقانہ چھوڑ کر

زندگی کی راہ سب تاریکیوں میں ہے گہری
 آگیا ہوں جب وہ رحمت کا اجالا چھوڑ کر

اب یہی ہے مدعاۓ زندگی ثاقب مرا۔

ان سے وابستہ رہوں میں ساری دنیا چھوڑ کر

دیار حرم سے واپسی کے بعد یاد حرمین میں اکثر لمحات ان پر نور مناظر کے مسرت نواز
نقوش پر وہ تصور پر نمایاں ہوتے رہتے اور میں اپنے مالک اور اپنے سرکار ﷺ کا شکر گزار ہوتا۔
میری بندگی پر اس کا یہ اثر ہوا کہ میری نمازیں اس تصور میں ادا ہوتیں کہ خانہ کعبہ سامنے ہے اس میں
اللہ جل شانہ، جلی افروز ہیں اور میں ان کے سامنے نماز ادا کر رہا ہوں۔ اور اسی طرح ہر نماز سنت کی
تکمیل پر سرکار دو عالم ﷺ کی جناب میں صلوٰۃ و سلام تین بار عرض کرنے کی پیران طریقت سے جو
تعلیم ملی اس کی تعمیل میں اس تصور کے ساتھ کہ میں آرام گاہ سرور کو نبین ﷺ کے سامنے مولجہ شریف
میں کھڑا ہوں اور سرکار ﷺ کو مخاطب کر کے صلوٰۃ و سلام پیش کر رہا ہوں۔

بارگاہ خداوندی اور بارگاہ سروری میں جب بھی کوئی التجا اور معروضہ پیش کرنا ہوتا ہے تو
اسی طور پر کرتا ہوں۔ اس حال میں ایک سال پورا ہونے سے پہلے ہی پھر میرے مقدر کے پھول
چنگ گئے اور میری وہ التجا شرف قبولیت حاصل کر کے سامنے آ گئی جو خانہ کعبہ میں عید الفطر کے روز
سرکار دو عالم ﷺ کی جناب میں پیش کیا تھا۔ وہ یہ تھی۔

بلائے ہیں سرکار ﷺ ثاقب کو در پر

میں بار دگر یہ کرم مانگتا ہوں

مولانا نورانی پاشا نے پھر مجھے یہ پیام سنایا کہ اس سال پورے ماہ رمضان المبارک اور
عید الفطر کے بعد مراجعت کا ہوائی ٹکٹ آپ کے لیے تیار ہے۔ آپ اس سال بھی مبارک سفر کا
ارادہ اور تیاری کر لیجئے۔ میں انتہائی سرشاری کے ساتھ آمادہ ہوا۔ اور دیار حبیب خدا کی یاد شمع بکھر
تصورات میں روشن ہوئی اور احساسات نے یوں شکل اختیار کی۔

وہ یاد آتی ہے جادو بھری مدینے کی
 میں اپنے رب سے یہی مانگتا ہوں شام و سحر
 اسی کی روح کو حاصل ہوا سرور حیات
 رسائی اس کو ملی بزم عرش اعظم تک
 وہ اپنے سجدے سے ہرگز نہ سراٹھائے گی
 تمام عمر کی معراج آرزو ہے یہی
 حیات میری بسر ہو اسی عبادت میں
 پچل رہی ہے مری روح ان کے سجدے کو
 وہ اس میں ہیں جو بنے عرش پاک کی زینت
 بہ فیض سنجر و بغداد دہلی و کلیر
 تو قص کرتی ہے دل میں خوشی مدینے کی
 دل و نگاہ کی جنت گلی مدینے کی
 جسے نصیب ہوئی چاندنی مدینے کی
 جسے بھی خاک کف پا ملی مدینے کی
 بہار دیکھے اگر شاعری مدینے کی
 جبین شوق ہو اور بندگی مدینے کی
 کبھی ہو یاد حرم کی کبھی مدینے کی
 خدا نصیب کرے حاضری مدینے کی
 اسی لیے تو ہے رفعت بڑی مدینے کی
 مرے ذہن کو ملی روشنی مدینے

متاع زیت کو ثاقب نثار کر ڈالوں

اگر عطا ہو مجھے اک گھڑی مدینے کی

اس یاد کی دولت کو اپنے دامن دل میں لیے ہوئے یہ غلام ازل رمضان المبارک موقوفہ
 جنوری ۱۹۹۵ء میں پھر ارض مقدس حرمین شریفین پر پہنچ کر عمرہ سے پہلے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو
 کر سر بسجود ہوا اور اپنی خوش بختی کے لیے سر کا ﷺ کی اس عنایت و عطا پر ناز کرتا رہا۔

دو دن یہاں شرف یاب رہ کر ادائی عمرہ کے لیے کعبۃ اللہ شریف کے لیے روانہ ہوا اور
 بارگاہ خداوندی میں حاضری سے بہرہ ور رہا۔ جدہ میں اپنی ذمہ داریوں کی تکمیل کے بعد شب قدر کی
 فیض یابی کے لیے مدینہ منورہ حاضر ہوا اور عید الفطر کی نماز بھی اپنی دلی آرزو کے مطابق حرم
 نبوی ﷺ میں ادا کرنے کا شرف پایا۔ حسن اتفاق سے اس موقع پر میرے حضرت پیر و مرشد قبلہ
 قطب العرفان ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ مکرم حضرت الحاج سید شاہ خواجہ معین الدین صاحب

صابری وقادری مدظلہ اپنے اپنے چند وابستگان بشمول عزیزم سلطان احمد صاحب صابری چنوری
مستاجر حرم نبوی میں آخری عشرہ میں اعتکاف کے بعد نماز عید الفطر میں ساتھ رہے۔

اس پر سرت موثق پر یہ کلام موزوں ہوا تھا۔

کچھ لمحے جو اس در پر یہ عمر گزاری ہے
سر کا ﷺ کی رحمت نے تقدیر سنواری ہے

یوں میری غلامی کو معراج عطا کی ہے

یہ سر ہے مرا آقا دہلیز تمہاری ہے

عاجز ہے زباں میری کیسے ہو بیاں اس کا

پر نور نضا آقا یہ کتنی پیاری ہے

اسباب بنائے ہیں اور در پہ بلائے ہیں

یوں میری تمنا جب رحمت کو پکاری ہے

دامان ولایت ہے اب ابر کرم بن کر

سربز قیامت تک یوں کھیتی ہماری ہے

قربان تصور کے یہ صورت جاناں ہے

اس پردہ دل پر جو تصویر اتاری ہے

دنیا کے مصائب کا کچھ خوف نہیں ہم کو

سر کا ﷺ کی نسبت سے اس دل کو قراری ہے

یوں چشم تصور ہے ثاقب کی اسی جانب

اے کاش کوئی کہدے آقا کی سواری ہے

میرے احساسات نے اپنی ترجمان اس طرح بھی کی ہے:

ارض پر نور کو جب یہ دل شیدا دیکھا	ہر جگہ ان کی عنایات کا چہرہ دیکھا
دل نے اور میری نگاہوں نے کئے ہیں بجدے	سبز گنبد میں عجب نور کا جلوہ دیکھا
ان کی گلیوں کے طربناک ہر اک منظر میں	ان کی رحمت کا دل افروز سراپا دیکھا
اس کے اظہار سے ہے میری زبان بھی عاجز	کیا بتاؤں کہ مری آنکھ نے کیا کیا دیکھا
جس کے انوار پہ قربان ہزاروں جنت	ساری دنیا سے یہ ماحول نیا را دیکھا
ان کے انوار کو سینے میں چھپانے والا	ارض طیبہ کا ہر اک ذرہ سہانا دیکھا
جن پہ خود رشک کریں عرش بریں اور بہشت	ان کے آثار مبارک کا نظارہ دیکھا
بھیک میں اپنی شفاعت کی لئے آیا ہوں	ان کی رحمت کا مری سمت اشارہ دیکھا
ہوٹ پابند مگر قلب و نظر تھے آزاد	ان کا در چومتے ہر ادنیٰ و اعلیٰ دیکھا
میرے سر کا <small>ﷺ</small> ہیں دنیا کے کریموں کے کریم	ان کے فیضان کو بہتا ہوا دریا دیکھا

چشم ثاقب کے تصور میں طفیل عرفان

جو نہ دیکھا تھا کبھی آنکھ نے ایسا دیکھا

نماز عید الفطر کی شام محترم جناب احمد الدین اولیٰ صاحب کے دولت کدہ میں تناولی نعمتوں میں شیر خرے وغیرہ سے بہرہ ور ہو کر جدہ میں آمد ہوئی اور دوسرے روز کعبۃ اللہ شریف میں وداعی طواف حرم کعبہ سے مشرف ہو کر حیدر آباد واپسی عمل میں آئی۔

یہاں اور وضاحت مرے لیے باعث سرشاری و تشکر ہے کہ دو سال کی مسلسل حاضری اور عمرہ و زیارت کی ادائی کے دوران اس حقیر غلام کا ایک روپیہ بھی خرچ نہیں ہوا۔ میرے سرکار عالی نے میری غریبی کے حوالے کی لاج رکھ لی اور کونین کی تاجوری کے ساتھ اختیارات کاملہ کا حق الیقین

اس غلام کو عطا فرمایا اور ازدیاد ایمان کا حصہ بنا۔ جیسا کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا۔ اللہ و معنی وانا قاسم۔

اللہ پاک کی عطا اور حضورِ روحی خدہ کی اختیاری تقسیم قیامت تک جاری و ساری رہے گی۔ اس سے فیضیابی کے لیے سائل کو سچی طلب اور اس کا سلیقہ چاہئے جیسا کہ میرے ہادیِ برحق علیہ الرحمۃ نے یوں تلقین فرمائی ہے۔

پھر دیکھو کہ کیا کچھ نہیں ملتا تم کو

ہے شرط کہ مانگنے کے ڈھب سے مانگو

اس تعلیم کے مطابق میں اپنے اور اپنی اولاد کے لیے مانگ مانگ کر سب کچھ حاصل کرتا رہتا ہوں۔ اس کا ثبوت میرے دو بیٹوں کا ڈاکٹر بننا اور دو کا انجینئر بننا ہے اور سب اپنی کمائی اور سرفرازی سے سرشار ہیں۔ سرکارِ دو عالم ﷺ اپنی چشمِ عنایت سے دو غلام زادوں کو اپنی مقدس سرزمین پر باعزت نوکریوں سے سرفراز کر رکھے ہیں اور ہن دونوں انجینئروں نے اپنے ماں باپ کو یہاں بلا کر حج و عمرہ ادا کرایا ہے اور مستقبل میں کئی بار آنے کے مواقع پیدا ہوئے ہیں۔

گزشتہ دو سال کے دوران میں بیسیوں نعتیہ کلام موزوں ہوئے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں گزشتہ سال اپریل ۲۰۰۱ء و ماہ محرم ۱۴۲۱ھ ہجری میں نعتیہ کلام کا مجموعہ بنام 'شانِ رحمت' یعنی گلدستہ نعت رسول ﷺ شائع کرانے کی توفیق نصیب ہوئی اور اس کی رسمِ اجرائی بھی عاشقِ رسول و شاعر مقبول حضرت الحاج مرزا شکور بیگ صاحب قادری نقشبندی علیہ الرحمۃ کے ہاتھوں ۹ ربیع الاول ۱۴۲۱ھ ہجری کو عمل میں آئی۔ مجھ حقیر غلامِ ازل کی یہ تمنا رہی کہ یہ ہدیہ نعت کا مطبوعہ سرور کوئین کے حضور میں پیش کروں اور موقع کا منتظر رہا خوش قسمتی سے سرکار کی چشمِ کرم سے ماہ شعبان المعظم ۱۴۲۱ھ ہجری میں میرے چھوٹے لڑکے احمد ابوالحسن حسان صابری لیکچرار ملک فہد پٹرولیم یونیورسٹی دہران کی طرف سے ویزٹ ویزا وصول ہوا۔ میں اس کے بموجب ماہ رمضان المبارک میں حرمین شریفین

کے لیے حاضر ہو سکتا تھا مگر اس دوران میری زندگی کی ایک اہم ترین آرزو حضور مخدوم علاء الدین علی احمد صابر ختم اللہ الارواح سلطان اولیاء قطب عالم اغیاث الہند علیہ الرحمۃ والرضوان کی شان میں احوال معتبر و مصدقہ مع مناقب عالیہ کا مجموعہ طبع کراؤں چنانچہ یہ سعادت نصیب ہو کر طباعت کا مرحلہ زیرِ دوراں تھا اس لیے میں نے یہ ارادہ کیا کہ اس کام کو مکمل کرانے کے بعد ہی سعودی عرب میں حاضری دوں گا۔ الحمد للہ اس اشاعتی کام کی تکمیل کے بعد ماہ شوال کے آخری ایام میں دہران پہونچا اور ۱۴ ذی قعدہ ۱۴۲۱ھ پنجشنبہ کے روز حرم کعبۃ اللہ شریف میں حاضر ہو کر اپنی بیوی بیٹے بہو اور کمسن پوترے کے ساتھ عمرہ ادا کیا۔ دہران سے مکہ مکرمہ تک سفر کے دوران حرم کعبۃ اللہ شریف اور شان الہی واس عنایت خداوندی پر سرشاری اور مسرت و انبساط کے احساسات کے زیر اثر یہ کلام موزوں ہوتا رہا۔ ملاحظہ ہو۔

حمد پروردگار عالی

اپنا ایمان و ایقان لا الہ الا اللہ	سارے عالم کے یزدان لا الہ الا اللہ
قل هو اللہ احد ، لم یلد ولم یولد	قادر مطلق ہے سبحان لا الہ الا اللہ
تبیح ان کی کرتے ہیں شجر حجر اور شمس و قمر	جن و بشر اور سب انسان لا الہ الا اللہ
عفو و کرم کے مالک ہیں اپنی صفت میں غفور و رحیم	شان رحمت میں رحمان لا الہ الا اللہ
ہر جا رہتے ہیں لیکن عرش معلیٰ ان کا مکان	جبریل امین ان کے دربان لا الہ الا اللہ
اپنے حبیب کے شیدا ہیں ان کو بلائے عرش پہ ہیں	اپنا بنائے ہیں مہمان لا الہ الا اللہ
ان کی خلافت کا کون بھلا انکار کرے	ہر شے میں ان کی پہچان لا الہ الا اللہ
ساری دنیا بنائے ہیں ہم سے خطا واروں کیلئے	عظمت انکی ہے غفران لا الہ الا اللہ
فرمانبرداروں کے لیے بنوائے ہیں قصر جہاں	کرو بیاں حور و غلمان لا الہ الا اللہ
زندہ ہیں سرشار بھی ہیں ہم پہ ہے ان کا احسان	ان کا کرم اپنا سامان لا الہ الا اللہ

اپنے گھر میں بلائے ہیں در حبیب دکھائیں گے
ان پر جان و جگر قرباں لا الہ الا اللہ
غوث و خولجہ و صابر انمت علیہم والے ہیں
ہم کو دیئے قطب العرفان لا الہ الا اللہ

ان کی عطا ہے ان کا کرم ثاقب عاصی کے دل میں

وصل خدا کا یہ ارمان لا الہ الا اللہ

اس کے بعد اسی سفر کے دوران یہ التجا بھی منظوم ہوئی۔

التجائے دلی پیش رب انفلا

آیا ہوں در پہ دور سے	عفو و کرم کی بھیک دے
میں ہوں حبیب ﷺ کا غلام	یا رب مرا بھرم رہے
میری نگاہ شوق اب	حسن حرم سمیٹ لے
دل کو مرے اجال دے	عشق و وفا کے نور سے
اپنے جمال پاک کی	دل کی نظر کو بھیک دے
در پہ بلا کے بار بار	دل کی ہوس نکال دے
سرکش نہ ہو سکے یہ نفس	ایسی اسے لگام دے
صبح و ما زبان دل	نغمہ ترا پڑھا کرے
گلزار دل کی شاخسار	الفت کے پھول سے سجے
قطرہ بارش کرم	دل کے چمن میں آگرے
حب نبی کے جام سے	دل کی یہ تشنگی بجھے
ولہوں سے نسبتوں کی یہ	کھیتی سدا بہری رہے
نعت نبی کے شوق کی	شع مری جلی رہے

ملت کی رہنمائی کے
 عیسائی اور یہود کے
 اعداء دیں گے سامنے
 شمع خلافت نبی
 امن و امان و عدل کا
 ملت کی سرخروی کے
 ساتھ نبی ہوں حشر میں
 ملت کو کر دے یک جہد
 منزل ہو سب کی ایک ہی
 منزل کے راستے میں اب
 فی السلم ادخلوا کی آن
 کوئی مجدد بھیج دے
 اپنی متاع فکر ہو
 بھولے ہوئے جہاد کے
 بے چین رکھ قلوب کو
 حب نبی و اولیاء
 مل جائیں اہل انعمت
 زندہ رہیں جہاں میں
 قرآن اور حدیث کے
 عالم و رہنما چلیں

روشن ہوں سارے راستے
 غلبے کی جال کاٹ دے
 ہر حال متحد رہے
 پھر سے زمین پر چلے
 ڈنکا وہی سدا بجے
 گلشن ہوں سب ہرے بھرے
 جب آئیں تیرے سامنے
 وحدت کے کھینچے دائرے
 مٹ جائیں سارے فاصلے
 ایک ہوں سارے قافلے
 دعوائے ایمانی کو دے
 اقبال کی ضیا لیے
 حکمت رب کے فلسفے
 پیدا ہوں دل میں ولولے
 بیت المقدس کے لیے
 مومن کے دل میں ڈال دے
 پر فیض زندگی رہے
 تیری رضا کے واسطے
 سینے ہوں اپنے آئینے
 خواجہ معین کے راستے

ثاقب کی التجا کو سن

غوث الوری کے واسطے

عمرہ مکرمہ کی ادائی کے بعد حرم شریف میں کعبۃ اللہ شریف کے روبرو مکہ کے نیچے
ظہر سے عشاء تک کی نمازیں ادا ہوئیں اس دوران یہ معروضے موزوں ہوئے۔

محسوسات حضوری کعبۃ اللہ شریف

بلائے ہیں رب اپنے گھر اللہ اللہ	فدا ان پہ جان و جگر اللہ اللہ
یہاں چادر نور اوڑھی ہوئی ہے	تجلی رب سر بسر اللہ اللہ
رضائے خدا کی ضیا بانٹتے ہیں	یہ کعبے کے شام و سحر اللہ اللہ
فدا زر ہوا جس پہ ہے باب زریں	یہ رب کے مکاں کا ہے در اللہ اللہ
یہاں حجر اسود ہے لولوائے اسود	فدا اس پہ ہر اک نظر اللہ اللہ
یہ رکن یمانی ہے یہ ملتزم ہے	قبولیت رب کے در اللہ اللہ
قدوم خلیل اللہ کی یہ نشانی	عقیدت سے جھکتا ہے سر اللہ اللہ
مقدر کے تاروں کا یاں پوچھنا کیا	یہ بنتے ہیں شمس و قمر اللہ اللہ
حیات آفریں ہے یہاں آب زمزم	قدوم ذبح کا اثر اللہ اللہ
سعی صفا اور مروہ بجم	یہ تھا ہاجرہ کا سفر اللہ اللہ

تشکر میں ثاقب کی عاجز زباں ہے

فدا ان پہ سب گھر کا گھر اللہ اللہ

اس کے بعد یہ التجا بھی منظوم ہوئی اور میں گنگنا تارہا۔

حرم مکرم

یہ بندہ خطاوار ہے میرے مولیٰ جو حاضر بہ دربار ہے میرے مولیٰ

طفیل نبی بخشدے اس کو گرچہ
 خطا بخشدے کہ تیرے اولیاء کا
 تیرے غوث و خواجہ کا دامن گرفتہ
 نظام اور صابر کا ادنی گدا ہے
 فقط تیری رحمت سے ہے سرفرازی
 جو مانگا ملا اور پھر اس کے آگے
 اسے حج و عمرہ کی دولت بھی بخشا
 جبین دل و جان کرتی ہے سجدے
 روئے سیہ اوڑھ کر تیرا کعبہ
 وہ جنت سے وابستہ یہ حجر اسود
 عجب نواز فزا ہے یہ باب زریں
 حطیم و یمانی ہے یہ ملتزم ہے
 نشان قدوم خلیل اللہ اللہ
 یہ زمزم کا چشمہ حیات آفریں ہے
 صفا اور مروہ بہ پوشاک خوشتر
 یہاں مغفرت کے درمل رہے ہیں
 مری چشم دل کو یہاں چار جانب
 محمد ﷺ کی امت کو غلبہ عطا کر

سزا کا سزاوار ہے میرے مولیٰ
 یہ اک طوق برادر ہے میرے مولیٰ
 کرم کا طلبگار ہے میرے مولیٰ
 یہ بخشش کا حقدار ہے میرے مولیٰ
 غنی ہے نہ زر دار ہے میرے مولیٰ
 عطا پر نظر دار ہے میرے مولیٰ
 یہ سردر پہ خمدار ہے میرے مولیٰ
 بڑا تیرا دربار ہے میرے مولیٰ
 یہ کتنا ضیا بار ہے میرے مولیٰ
 کروڑوں کا دلدار ہے میرے مولیٰ
 یہ کتنا پر انوار ہے میرے مولیٰ
 ہر اک جذب انوار ہے میرے مولیٰ
 یہ کتنا طرحدار ہے میرے مولیٰ
 ذبح کا یہ آثار ہے میرے مولیٰ
 سعی کا علمدار ہے میرے مولیٰ
 جو رحمت گہر بار ہے میرے مولیٰ
 ہوا تیرا دیدار ہے میرے مولیٰ
 تو اس کا نگہدار ہے میرے مولیٰ

یہ ثاقب تیرا بندہ بے نوا بھی

بہت آج سرشار ہے میرے مولیٰ

مغرب اور عشاء کی نماز کے درمیان یہ التجا بھی منظوم ہوئی۔

میرے مولیٰ مجھے عفو و کرم دے
 نگاہ شوق کو حسن حرم دے
 مری نظریں ہوئی جاتی ہیں خیرہ
 نوال عظمت حسن حرم دے
 یہ زرین باب ہے جو رشک رضواں
 مجھے کچھ صدقہ باب حرم دے
 وہ معمار حرم پر سب تصدق
 مجھے بھی برکت نقش قدم دے
 تیرے گھر میں میں تجھ سے مانگتا ہوں
 قبولیت کا فیض ملتزم دے
 ملے تیری رضا کی سرفرازی
 نہیں کہتا مجھے ناز و نعم دے
 تیرے گھر اور نبی کے در پہ آؤں
 مجھے توفیق اس کی دمدم دے
 جو کشت آرزو سیراب کر دے
 مجھے وہ بارش ابر کرم دے
 تیرے ولیوں کا دامن ہاتھ میں ہے
 اسی نسبت کا دنیا میں بھرم دے

رات میں ۱۰ بجے بس سے روانہ ہو کر ۶ گھنٹوں میں مدینہ طیبہ میں پہنچے اسی دوران

ایک حمدیہ قصیدہ منظوم ہوا جو یہ ہے:

حمدیہ قصیدہ

اے خدائے خالق دو جہاں تری شان جل جلالہ
 تری شان قدرت کن فکاں تری شان جل جلالہ
 تری ذات ہے ذات لاشریک تری شان ہے شان وحدہ
 ہے ترا مکان وہ لامکاں تری شان جل جلالہ
 تو علیم ہے تو خبیر ہے تو رحیم ہے تو کریم ہے
 تو غفور ارحم رحمان تری شان جل جلالہ
 تراشمس ہے وہ قمر ترا ' وہ ستارے ہیں تیرے ان گنت
 وہ جو مسکراتی ہے کہکشاں تری شان جل جلالہ
 یہ پہاڑ اور یہ وادیاں ' وہ جو بحر ہیں اور ندیاں
 یہ زمیں تری ' ترا آسماں تری شان جل جلالہ
 تری خلق میں ہیں ہزار ہا وہ حقیر بھی یہ ضعیف بھی
 تو ہی پاسباں تو ہی نگہباں تری شان جل جلالہ
 کہیں فاختے کہیں مور ہیں ' ہیں پرند سب تری حمد میں
 کہیں ہے وہ کوئل مدح خواں تری شان جل جلالہ
 تری حمد ہی میں مہکتے ہیں وہ گلاب اور وہ چنبیلیاں
 کہیں ہے وہ سون بے زباں تری شان جل جلالہ
 وہ جو سرو ہیں وہ چنار ہیں وہ بہار آفریں گلستاں
 ہیں بہار خلد کے ترجمان تری شان جل جلالہ

کہیں آبشار بلندباں ، کہیں ابرنیاں ، ہے در فشاں
کہیں جوئے دلکش و نغمہ خواں تری شان جل جلالہ

شب اسری اپنے حبیب کو تو بلا کے مہماں بنالیا
وہ جو عرش ہے ترا آستاں تری شان جل جلالہ

یہ جو مکہ ہے بلدالامین ، سرفرش کا یہی تاج ہے
یہ جو کعبہ ہے ترا ضوفشاں تری شان جل جلالہ

یہ طواف کعبہ میں مرجبا ، یہ صفا و مروہ کی سعی میں
ہیں جو لاکھوں بندے رواں دواں ، تری شان جل جلالہ

یہ ہے حجر اسود تابدار وہ نشان پائے خلیل ہے
یہ ہے ملتزم در مقبولاں تری شان جل جلالہ

یہ جو چاہ زمزم بن گیا ، بی بی ہاجرہ کا سکون ہے
یہ ترے ذبح کا ہے نشاں تری شان جل جلالہ

وہ منیٰ مقام ہے مرجبا وہاں وسعت عرفات ہے
شب مزدلفہ بھی ہے درمیاں تری شان جل جلالہ

وہ ہے جبل رحمت مصطفیٰ وہ کھڑا جو لوح سفید ہے
ہے خطاب نور کا یہ نشاں تری شان جل جلالہ

وہ ستون شیطان پہ لعنتیں وہ رمی جمار کا مشغلہ
اسے دیکھتا ہے وہ آسماں تری شان جل جلالہ

لیے سبز گنبد جانفزا ، جو مدینہ بقیعہ نور ہے
وہ ترے حبیب کا ہے مکاں تری شان جل جلالہ

ہے رداے نور تہی ہوئی، یہ نضا ہے رشک جتاں نبی

تری رحمتوں کا ہے سائباں تری شان جل جلالہ

یہ جو میرا عمرہ ادا ہوا، وہ در حبیب پہ حاضری

دل بندگان ہیں شادماں تری شان جل جلالہ

جو ملی ہے نسبت اولیاء، جو ملا ہے دامن اقیاء

یہ ترا ہی فضل ہے بے گماں تری شان جل جلالہ

مرے مرغ جان و جگر کی ہے، یہی آرزو یہی التجا

ترا باغ خلد ہو آشیاں، تری شان جل جلالہ

یہ ترے حبیب کے امتی جو زمیں پہ زیرِ ستم ہیں اب

اے رحیم ان پہ ہو مہرباں تری شان جل جلالہ

یہ قصیدہ حمدیہ کر قبول، یہ ترے حبیب کی نعت بھی

یہی ایک ہے مرا ارمغاں تری شان جل جلالہ

میں ہوں بندہ ثاقب پر خطا مجھے اپنے گھر میں بلالیا

مرا بال بال ہے مدح خواں تری شان جل جلالہ

ذی قعدہ کی پندرہوں شب آخری پر جب کہ مکمل چاند پوری طرح اپنی چاندنی کو روضہ

انور پر نچھاور کر رہا تھا۔ چاند اور چاندنی کے سماں نے میرے احساسات کو متحرک کیا اور مدینے کی

چاندنی پر ایک نظم موزوں ہوئی۔ جو یہ ہے:

سرکار پہ قربان مدینے کی چاندنی

حضرت کی ثنا خوان مدینے کی چاندنی

ہے شمعہ ایمان مدینے کی چاندنی

بن جاتے ہیں پروانے دل و جان ہمارے

خم خانہ عرفان مدینے کی چاندنی

رگ رگ کو مسرت کی فراوانی ہے ملتی

ہوتا ہے تجلی رسالت کا نظارہ
 بیماری بدبختی شفا پاتی ہے اس سے
 مل جاتی ہے معراج غلامی کو ہماری
 ایمان کی حلاوت بھی ہے سرشاری عرفان
 علم اور ہدایت کی فراوانی ہے اس میں
 فیضان و عمران و فرقان بھی دیکھیں
 زہرا و سیکندہ مری صغری و آمنہ
 یاسمین و فرحت کی بھی شیدا و راضیہ
 یہ احمدی مریم و عمیرہ بھی ہیں مشتاق
 یاسمین و حنا اور فریدہ و صبا کو
 ہے سرمہ پشمان مدینے کی چاندنی
 ہر مرض کا درمان مدینے کی چاندنی
 سرکار کا فیضان مدینے کی چاندنی
 ہے نغمہ حسان مدینے کی چاندنی
 ہے دولت سلمان مدینے کی چاندنی
 نعمان کا ارمان مدینے کی چاندنی
 ان سب کا ہوا مان مدینے کی چاندنی
 ہو ان کی نگہبان مدینے کی چاندنی
 ہو خوشیوں کا سامان مدینے کی چاندنی
 قسمت میں ہو لعلان مدینے کی چاندنی

عاقب کے مقدر کو بھی اللہ نے بخشا

تنویر دل و جان مدینے کی چاندنی

اسکے علاوہ اسی قرار و استغراق میں مدینے کے شب و روز پر بھی یہ عقیدت مندانہ کلام

موزوں ہوا ہے۔

دو شمع رسالت ہیں مدینے کے شب و روز

دو چار رحمت ہیں مدینے کے شب و روز

یاں ان کی عطا ان کی رضا کے ہیں خزانے

سرکار ﷺ سے قربت ہیں مدینے کے شب و روز

حقدار بہشت ہوتا ہے ہر زائر دربار

اعلان بشارت ہیں مدینے کے شب و روز

کھلتے ہیں جہاں غوث و قطب اور وند پھول

بستان ولایت ہیں مدینے کے شب و روز

ہیں جہاں حسن عقیدت کی ضیائیں

نور نسبت ہیں مدینے کے شب و روز

ایمان کی تنویر یہیں ملتی ہے سب کو

مینار ہدایت ہیں مدینے کے شب و روز

نہ بخشش اسے مل جاتا ہے بیشک

ن شفاعت ہیں مدینے کے شب و روز

اللہ کی سرکار کی بڑھتی ہے محبت

خیم خانہ جنت ہیں مدینے کے شب و روز

مقدر میں ہر اک فرد کے لکھدے

ی قسمت ہیں مدینے کے شب و روز

اترانا یہاں ثاقب عاصی کا بجا ہے

سرمایہ بہجت ہیں مدینے کے شب و روز

نماز فجر کی ادائی اور کچھ آرام کر لینے کے بعد بارگاہ رسالت ﷺ میں حاضری کے ولولے نے سرشاری کے احساسات کو اس وقت کمال عطا کیا جب میرے آقا ﷺ کی وہ عنایت یاد آئی جب پچھلی شب میں اقامتی جگہ کی تلاش میں کئی قیام گاہوں میں دریافت کرتے ہوئے عدم فراہمی کی وجہ حرم شریف کے معرلی جانب ایک گلی میں دارالغزال پہونچے جہاں رمضان المبارک کے آخری دنوں میں میرے فرزند اپنی والدہ صاحبہ اور بیوی بچے کے ساتھ یہیں قیام پذیر رہے۔ مگر اس قیام گاہ کا دروازہ بند رہا۔ دستک وغیرہ اور کال بل کا کوئی اثر نہ ہوا۔ کوئی باہر نہیں آئے اور اس کیفیت سے میں فکر مند رہا کہ ہم چار افراد اور کمسن بچہ کس طرح سڑک پر بیٹھے رہیں گے اور کہاں ٹھہریں گے۔ اس تفکر میں سرکارِ دو عالم ﷺ سے رجوع کر کے معروضہ کیا تھوڑی ہی دیر میں مقابل کے قیام گاہ والے صاحب باہر آ کر ہم سے حال دریافت کیا۔ ہمارا حال سننے کے بعد انہوں نے اپنے پاس سے فون پر ان سے ربط پیدا کر کے ہماری سامنے موجودگی کی اطلاع دی۔ جس کے نتیجہ میں منتظم قیام گاہ باہر آئے اور ہمارے لیے ایک کمرہ حوالے کیا۔ جہاں ہم بہت ہی اطمینان و سکون سے دن تمام رہ کر بارگاہ کی حاضری اور نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد واپس ہوئے۔ حاضری بارگاہ کی ادائی میں یہ نعت پاک منظوم ہوئی۔

مجھکو سرکارِ در پر بلائے میری جاں ان پہ وارے نیارے

اس غلامِ خطا کار کو بھی اپنی رحمت سے ہیں یوں نوازے

وہ حبیبِ خدا کملی والے، رحمتِ عالمین نور یزداں

ان کی الفت میں خود رب اکبر عرشِ اعظم پہ ان کو بلائے

وہ ہیں محبوبِ ربِ دو عالم، ان کی خاطر بنائے ہیں کونین

نعمتوں کی ہوئی ان پہ بارشِ دین کو ان سے کامل بنائے

ان کی خوشبو سے گلشن سجائے، بحر و دریا میں موتی بچھائے

نور سے ان کی تصویر پائے، سارے سورج قمر اور تارے

صدق و عدل و سخاوت شجاعت ان کے یاروں کے خادم بنے ہیں

غوث اعظم و خواجہ پیا سے دین اسلام کو جگلائے

درفنا ملک ذکر کہہ کر، حق نے توفیق نعت نبی دی

ان کی رحمت میں آیات دے کر، ان کو قرآن ناطق بنائے

من رانی کا مژدہ سنائے اور موسیٰ کی حسرت مٹائے

مرتبہ ان کا جبریل چائیں، ان کی تلووں پہ پلکیں سجائے

ان کے لطف و عطا پر تصدق، ان کی رحمت کے قربان ثاقب

ہاتھ میں دیکے ولیوں کا دامن، اس کی تقدیر کو یوں سنوارے

☆☆☆

حرم سر کا ﷺ کی تصویر شمع نورانی بن کر لاکھوں عقیدتمند پر وانوں کو اپنی ضیاء بانٹ رہی تھی

اور میرادل و دماغ اور احساس سب اس شادمانی سے فیض یاب ہو رہے تھے۔ میرے ذوق شعری

نے اپنے ان تاثرات کو یوں منظوم کیا ہے:

ہیں یاں رحمت عالمیں اللہ اللہ

زمان و مکان و زمیں اللہ اللہ

نبی کوئی ایسا نہیں اللہ اللہ

رہے عرش پر یوں مکیں اللہ اللہ

تو نازاں ہے فرش زمیں اللہ اللہ

وہ ہوتے ہیں جنت نشیں اللہ اللہ

مدینے کی یہ سرزمین اللہ اللہ

فلک چاند سورج ستارے سب ان کے

انہیں عرش پر رب بنایا ہے مہماں

کہا قاب قوسین قرآن میں رب

حبیب خدا کا بنا جب بسیرا

وہ روضے یہ جکو بلاتے ہیں سرکار

وہ بھیجے ہیں مخدوم صابر کو ہم میں تو کہلائے ہم صابریں اللہ اللہ

غلام کھینہ کو درپر بلائے

تو ثاقب ہوا شریکیں اللہ اللہ



اس نذرانہ عقیدت کو گنگناتے گنگناتے عقیدت و سرشاری کی رو اسی بحر میں قافیہ بدل کر
احساسات کو شعری سانچے میں ڈھال دیا ایک اور نذرانہ نعت مبارک سرور کو نین ﷺ کی جناب
میں رقم کرنے کی توفیق نصیب ہوئی۔۔

نعت پاک

نبی رحمت انس و جاں اللہ اللہ	نبی شمعہ لامکاں اللہ اللہ
قمر اور خورشید و تارے بھکاری	وہ تنویر کون و مکاں اللہ اللہ
وہی ایک پہونچے ہیں عرش بریں پر	تھار زیر قدم آسماں اللہ اللہ
براق ان کو معراج میں لے چلی جب	تصدق ہوئی کہکشاں اللہ اللہ
تھے جبرئیل خدمت میں معراج کی شب	وہ مخدوم کرو بیاں اللہ اللہ
صحابہ ہیں اور اولیائے مکرم	ہے ان کا حسیں کا رواں اللہ اللہ
سرا پائے رحمت کا عاشق خدا خود	تجلی حق بے گماں اللہ اللہ
مدینے کی تنویر کا پوچھنا کیا	ہے جنت فدا بے گماں اللہ اللہ
بتبع ان کی جنت، یہ جنت کے مختار	یہ ہے منزل عاشقاں اللہ اللہ
نظر کالی کالی پہ امت کی ہوگی	بنے گی وہاں سائباں اللہ اللہ
بروز قیامت وہ مختار ہوں گے	وہی شافع عاصیاں اللہ اللہ
تجلی و رحمت کے حامل ہیں الحمد	مدینے کے پیرو جواں اللہ اللہ

جو مٹتے رہے ان کی الفت میں دل سے ملی زندگی جاوداں اللہ اللہ

غلام ازل ہے محمدؐ کا ثاقب

مقدر کی رعنائیاں اللہ اللہ

☆☆☆

حرم نبوی کی پر نور و دلکش فضا اس کی در و دیوار کی نورانی رعنائی نے اس غلام کی عقیدت
والہانہ کو سرور اور کیف سے نوازا۔ اور تاثرات یوں منظم ہوئے۔

نعت مبارک

مدینے کی دلکش معطر فضا ہے کہ چھائی ہوئی اس پہ نوری ردا ہے
نبیؐ کے حرم پر تصدق ہیں کونین تجلی رب کا یہ اک آئینہ ہے
جلال خدا کا ہے مظہر وہ کعبہ یہاں جلوہ فرما جمال خدا ہے
مطاف ملائک ہے یہ سبز گنبد یہی شان محبوب رب العلا ہے
ریاض الجنہ ہے حنانہ استن یہاں باب جبرئیل جلوہ نما ہے
یہ مسجد کی زینت ہے جو رشک جنت یہ تنویر شان رضائے خدا ہے
مدینے کا مشتاق عرش بریں ہے یہ اب نازش سدرۃ المنتہی ہے
مقدر سنورتے ہیں یاں زائرین کے یہاں ان کی رحمت کا ذریعہ سجا ہے
در قدس پر پھر بلائے ہیں سر کا صلی اللہ علیہ وسلم یہ ان کا کرم ہے یہ ان کی عطا ہے

بھری جارہی ہے مرا دوں کی جھولی

مقدر کا یاور یہ ثاقب گدا ہے

☆☆☆

الحمد للہ جمعہ کی نماز کے انتظار میں گیارہ بجے سے پون بجے تک سرکار کے پائین حصہ میں بیٹھا رہا اور سرکارِ دو عالم ﷺ کی اپنے دربارِ عالی میں جلوہ افروزی اور تمام صحابہ کرام اور اولیاء عظام کی تاجدار رسالت کی محفل پر انوار میں تشریف رکھنے کا تصوراتی منظر چشم بصیرت میں نمایاں پا کر اپنے ان مذکورہ نعتوں کو آہستگی کے ساتھ پڑھتا اور گنگنا تا رہا اور میری فکر شعری کا کیف و وجدان میرے قلب و روح کو سرشار کر رہا تھا۔ اقامت خطبہ کے ساتھ ہی امام صاحب کی طرف متوجہ رہا اور نماز جمعہ ادا کیا۔ نماز کے بعد روضہ شریف میں کھڑے ہو کر صلوٰۃ و سلام کا نذرانہ پیش کرنا چاہتا تھا مگر انتظامی اہلکاروں نے باہر کر دیا۔ جس کے نتیجہ میں مسجد کے بیرونی حصہ میں مواجہہ شریف کی طرف رجوع کر کے صلوٰۃ و سلام کا نذرانہ اور معروضے پیش کیا اور شانِ رحمت مجموعہ نعت اور شانِ غوثِ الوریٰ، شانِ ہند الولیٰ اور شانِ خندوم صابر پاک کے مناقب و احوال کا ایک ایک نسخہ بھی جو میرے ساتھ تھا عالم تصور میں سرکارِ دو عالم ﷺ کی جناب میں پیش کیا اور اپنی اس خوش بختی پر سرشار ہوتا رہا اور پھر صحنِ مسجد میں بچھے مصلوں پر دو رکعت نماز نفل ادا کر کے اہل جنت البقیع کی جناب میں سلام اور فاتحہ کا نذرانہ پیش کر کے بارگاہِ عالی اور حرمِ نبوی کے پر شکوہ اور پر نور نظاروں کو احساسِ جدائی کے دل شکن تصور کے ساتھ دیکھتے ہوئے بادیہ پرخم اپنی بس کے لیے روانہ ہوا اپنے لواحقین کے ساتھ بارہ گھنٹوں کے سفر کے بعد بچھلی شب میں دمام پہونچ کر دہران آ گئے۔ بس میں بیٹھنے کے بعد سرکارِ دو عالم ﷺ کی شانِ عظمت و رفعت میں احساساتِ منظوم ہونے لگے اور میں قلمبند کرتے ہوئے گنگنا تا رہا اور کیف پاتا رہا۔

وہ نعت شریف یہ ہے:

نبوت ہے ان کی رسالت ہے ان کی	تمام انبیاء کی امامت ہے ان کی
صداقت عدالت، سخاوت شجاعت	یہ تنویر فیض رفاقت ہے ان کی
وہ صدیق و عادل غنی اور حیدر	یہ ہر اک شعاع نیابت ہے ان کی

زہے غوث و خواجہ نظام اور صابر
 ابد تک ہدایت کرامت کی شمع
 یہ حفاظ و عالم خطیب اور مرشد
 یہاں اور وہاں کا وسیلہ ملا ہے
 جمال نبی غوث میں سب نے دیکھا
 دلوں میں ہے الفت تو ہاتھوں میں دامن
 جھکائے ہیں سر جس کے آگے سب انصاف
 بشارہ ملا ہے جو من زار قبری
 تمام امتوں میں ہے اعزاز اپنا
 ولایت ہے ان کی کرامت ہے ان کی
 یہ سب اولیا کی جماعت ہے ان کی
 منور یہ شمع ہدایت ہے ان کی
 جو عزت ہے ان کی قربت ہے ان کی
 اور صابر پیا میں جلالت ہے ان کی
 حمایت ہے ان کی ہدایت ہے ان کی
 فصاحت ہے ان کی بلاغت ہے ان کی
 یہ معراج اپنی زیارت ہے ان کی
 ہمارا سہارا شفاعت ہے ان کی

بلائے ہیں سر کا ﷺ ثاقب کو در پر

سراسر کرم ہے عنایت ہے ان کی



سرکارِ دو عالم ﷺ کی عظمت میں اس نذرانہ عقیدت کے بعد شہر سرکار کی پر نور گلیوں کی یاد
 شعرو سخن کی جامہ زیبی میں یہ دل و دماغ کو مسرت کی روشنی عطا کرتی رہی۔ وہ نذرانہ عقیدت یہ ہے:

مدینے کی گلیاں

ہیں جنت بدارماں مدینے کی گلیاں
 رسالت کا دامان مدینے کی گلیاں
 تجلی یزداں مدینے کی گلیاں
 دل و جاں کی نیناں مدینے کی گلیاں
 ہیں جنت بدارماں مدینے کی گلیاں
 شفاعت کا ایواں مدینے کی گلیاں
 یہاں ناز کرتا ہے عرش بریں بھی
 خدا اور نبی ﷺ کی تجلی کی ناظر

فلک سے اترتے ہیں بہر طواف یہ فرشتوں کا ارماں مدینے کی گلیاں
 عقیدت کی کرنوں کو وہ بانٹتی ہیں ہے نور چراغاں مدینے کی گلیاں
 ہیں خوش بخت جن کو رسائی ملی یاں ہیں انوار ایماں مدینے کی گلیاں
 یہاں آتش بھر بنتی ہے گلشن ہیں فرقت کا درماں مدینے کی گلیاں
 عطا کر رہی ہے سبھی زائرین کو بشارت کا ساماں مدینے کی گلیاں

یہ ان کی عطا ہے یہ ان کا کرم ہے
 کہ ثاقب ہے شاداں مدینے کی گلیاں

☆☆☆

دہران کے علاقہ شاہ فہد یونیورسٹی آف پٹرولیم کے ایک پرسکون مکان میں جس میں
 میرے فرزند احمد ابوالحسن المعروف حسان صابری کو یونیورسٹی کے لکچرر کی حیثیت میں ٹھہرایا گیا ہے۔
 میری اس میں حیدر آباد کی مصروفیات کے برعکس صرف کھانے اور نمازیں ادا کرنے کے سوا کوئی
 مشغولیت نہ تھی یہ بھی میرے مالک اور میرے سرکار ﷺ کی عنایت تھی زندگی میں پہلی مرتبہ کئی
 روز یونہی آرام میں گزرے اور سرور کو نین ﷺ کے دربار منور کی عظمت اور سرکار ﷺ کی محبت
 اور یاد ہی میری انبساط و سرشاری کا موجب بنتی رہی اور روزانہ نعتیہ اشعار موزوں ہوتے رہے۔

ایک نعت مبارک یہ ہے:

اللہ کے دلدار ہیں سرکار ﷺ مدینہ

نبیوں کے جو سالار ہیں سرکار ﷺ مدینہ

تخلیق دو عالم کیا خالق نے انہیں سے

اللہ کے انوار ہیں سرکار ﷺ مدینہ

معراج کی شب حضرت موسیٰ ہوئے سرشار
اللہ کی۔ دیدار ہیں سر کا ﷺ مدینہ

جو ان کی محبت میں ہو قدموں پہ نچھاور
اس دل میں ضیا بار ہیں سر کا ﷺ مدینہ

اصحاب ستارے بنے اس نور کے صدقے
سب ولیوں کے سردار ہیں سر کا ﷺ مدینہ

الحمد کہ سب روشنی نعت نبی سے
روشن ہوئے افکار ہیں سر کا ﷺ مدینہ

جس چاند سی صورت کا خدا بھی ہوا شیدا
ہم طالب دیدار ہیں سر کا ﷺ مدینہ

ثاقب سے عنایات کا حق کیسے ادا ہو
قرباں مرے گھر بار ہیں سر کا ﷺ مدینہ



نعت مبارک

اپنے ملجا و مادی ہیں میرے حضور ﷺ	رب کی رحمت کا دریا ہیں میرے حضور ﷺ
نور یزداں ہیں وہ اور سراجِ مزید	شان یسین و طہ ہیں میرے حضور ﷺ
قابِ قوسین کی آیت ہے اعزاز میں	رب کے مہمان اسریٰ ہیں میرے حضور ﷺ
آپ کی دید میں تھی تجلی رب	شاد کامی موسیٰ ہیں میرے حضور ﷺ
سیرتِ مصطفیٰ اپنی روشن کتاب	خلقِ قرآن سراپا ہیں میرے حضور ﷺ

خون سے جن کے اسلام روشن ہوا
 بے خبر جس کی تنویر سے جبریل
 اک اشارے سے شق ہو گیا چاند بھی
 ہم غلاموں کا دنیا بگاڑے گی کیا
 آپ کو رب نے اہل منزل کہا
 دینے والا خدا اور قاسم حضور ﷺ
 نعت گوئی کو فیض رفعتا ملا
 شاعروں کا اجالا ہیں میرے حضور ﷺ

اپنے ثاقب گدا کو نوازے ہیں خوب

سب تمہارا اتارا ہیں میرے حضور ﷺ

☆☆☆

نعت پاک

شیخ ایمان ہیں تاجدار حرم
 سارے جن و بشر ہیں ملک سجدہ ریز
 انبیاء اولیاء اصفیاء اور ملک
 عرش اعظم بھی سرشار ان سے ہوا
 ان کی عظمت ہے ارشاد لا ترفعوا
 ان کی تعریف کرتا ہے پروردگار
 جان نثاران کے صدیق، عمر اور علی
 عشق قرنی اولیس اور بلال حبش
 شان احسان ہیں تاجدار حرم
 ایسے ذیشان ہیں تاجدار حرم
 سب کے سلطان ہیں تاجدار حرم
 رب کے مہمان ہیں تاجدار حرم
 جان ایمان ہیں تاجدار حرم
 ناز قرآن ہیں تاجدار حرم
 نور عثمان ہیں تاجدار حرم
 ناز سلمان ہیں تاجدار حرم

نعت سرکار کا جس سے گلشن سجا جان حسان ہیں تاجدار حرم
 سارے جن و بشر سارے کرو بیاں سب کے ارمان ہیں تاجدار حرم
 دامن اولیاء سے جو وابستہ ہیں ہم غلامان ہیں تاجدار جہنم
 بس امید شفاعت ہے کچھ بھی نہیں ہم پشیمان ہیں تاجدار حرم
 اپنے ثاقب کو در پر بلا ہی لیے یوں مہربان ہیں تاجدار حرم

☆☆☆

نعت مبارک

ورد ہے اپنا صبح و مسا صلی اللہ صلی اللہ
 خالق اکبر ان پہ فدا صلی اللہ صلی اللہ
 ہم سے بشر کیا جانیں گے ان کا رتبہ ان کی شان
 وہ ہیں مجسم نور خدا صلی اللہ صلی اللہ
 حامد و محمود احمد ہیں اور محمد صلی اللہ
 مصطفیٰ ہیں اور محبتی صلی اللہ صلی اللہ
 نور الہی شان اتم ، باعث تخلیق کونین
 شمس الضحیٰ اور بدر الدجی صلی اللہ صلی اللہ
 نور نبی جب چمکا ہے کفر و شرک ہوئے مستور
 نعمہ وحدت گونج اٹھا صلی اللہ صلی اللہ

ان کی شان رفعت میں سبحان الذی اسری ہے
 عرش بھی ان سے جھوم اٹھا صلی اللہ صلی اللہ

رب سے ملاقی ایسے ہوئے قاب قوسین اودانی

آپ امام الانبیاء صلی اللہ صلی اللہ

چشم فلک نے بھی دیکھا آپ کو یوں معراج کی شب

روح الامین اور وہ کف پا صلی اللہ صلی اللہ

شجر و حجر نے کلمہ پڑھا سارے بت معدوم ہوئے

کعبے نے بھی سجدہ کیا صلی اللہ صلی اللہ

ان کے نائب اور دلبر حضرت بو بکرؓ اور عمرؓ

حضرت عثمانؓ مرتضیٰ صلی اللہ صلی اللہ

اس کے مقدر میں آئے ان کا کرم حق کی سنت

نعت جو ثاقب نے یہ لکھا صلی اللہ صلی اللہ

نعت پاک

محبوب داور شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم
نبیوں کے سرور اپنے پیبر صلی اللہ علیہ وسلم

شان منزل ، شان مدثر شان یسین شان ط
رب کے دلارے حسن منور صلی اللہ علیہ وسلم

تاج رسالت ، شمع ہدایت ، رحمت عالم ، خلق معظم
مہمان رب کے عرش کے اوپر صلی اللہ علیہ وسلم

مثل بشر ہیں آپ ، بشر کب قد جاء کم پر اپنا یقین ہے
نور مجسم آپ سراسر صلی اللہ علیہ وسلم

رب کے دلبر اپنے نبی ، نبیوں کے نبی ہیں اپنے نبی
کوئی نہیں ہے ان کے برابر صلی اللہ علیہ وسلم

صبح تجلی روئے منور کالی گھٹائیں زلف معنبر
نعت ہیں سب قرآن کے اندر صلی اللہ علیہ وسلم

ان کے غلاموں سے اللہ نے لاترفعوا اصوات کہا ہے
رب ہے مودب اللہ اکبر صلی اللہ علیہ وسلم

نائب ہوئے صدیق اکبر ، نائب ہوئے فاروق اعظم
عثمان غنی ذوالنور و حیدر ، صلی اللہ علیہ وسلم

غوث دو عالم عبدالقادر ، خواجہ اعظم خواجہ معین ہیں
ان کو بتائے دین کے رہبر صلی اللہ علیہ وسلم

نعت کی یہ توثیق ملی ہے خالق عالم کی سنت میں
مدح سرا ہے ثاقب کمر ، صلی اللہ علیہ وسلم

اس استغراق عقیدت و محبت کی عبادت میں شب و روز کا زیادہ حصہ بسر ہوتا رہا اور عجیب سرشاری میرے شریکِ حائل رہی۔ ۱۶۱۵ء ذیقعدہ ۱۳۳۱ ہجری کو عمرہ کی ادائی اور زیارتِ حرم نبوی ﷺ کے بعد ۲۳ فبروری ۲۰۰۱ء کے انتظار میں رہے جو ہمارے قیام کی اجازت کا آخری دن تھا۔ ہمارے فرزند ہمارے قیام میں توسیع کی منظوری پاسپورٹ آفس سے حاصل کرنے کی کوشش میں تھے جو کامیاب ہوئی مگر پاسپورٹ میں اس کا اندراج ۲۷ فبروری کو عمل میں آیا۔ حج کی ادائی کے لیے پاسپورٹ آفس سے اجازت ممکن نہ ہونے پر بعض احباب کے مشورہ پر دام کے گورنر سے رجوع ہوئے۔ ہمارے فرزند اور ان کی اہلیہ کو ادائی حج کی اجازت تو مل گئی اور وہ اپنے ساتھ ماں باپ کو بھی حج کے لیے یجانا چاہتے تھے اس کے لیے داخلی معلمین کے ذریعہ تقریباً دو ہزار ریال فی کس اور قربانی کے چار سو ریال فی کس خرچ کرنے تھے۔ ۵ ذی الحجہ ۲۸ فبروری کو دام سے مدینہ طیبہ اور مکہ مکرمہ کے لیے نکلتا تھا اس قدر کم مہلت اور پھر وہاں کی سرد آب و ہوا اور ماحول کے سبب میرے ہاتھوں بیروں میں درد بڑھ گیا۔ دوسری تکلیف اور کمزوری بھی رہی۔ مصارف کا بوجھ فرزند پر پڑ رہا تھا۔ ان وجوہات کے علاوہ اپنی تین جوان بیٹوں کی ذمہ داری کے احساس نے مجھے یہ فیصلہ کرنے پر مجبور کیا کہ میں اپنی بیوی کو بہو اور شیر خوار پوترے کے ساتھ حج کی اجازت دوں اور میں آئندہ سالوں میں اپنے اور بیٹوں کے ساتھ حج کی سعادت حاصل کروں اور اس موقع سے استفادہ کرتے ہوئے اپنی غلامی اور بندگی کی معراج پانے کے لیے بارگاہِ سرور کو نین محبوب رب العالمین شفیع المذنبین رحمۃ اللعالمین کی بارگاہ کے بے کس پناہ میں عید الاضحیٰ کی نماز ادا کروں اور دو تین روز تک سکون و سرشاری کے ساتھ جہیں سائی کروں اور نذرانہ عقیدت پیش کرتا رہوں۔ چنانچہ یہ ارادہ کر کے اپنی بیوی فرزند بہو اور پوترے کی حج کے لیے روانگی کے بعد میں اپنے دوسرے بیٹے احمد علیہ السلام، حقانی صابری سلمہ سیول انجینئر جو ریاض میں سیول انجینئر ہے، ان کے پاس پہونچکر دوسرے روز ان کے ساتھ بارگاہِ سرور کو نین ﷺ میں حاضری کی آرزو میں سرشار رہا۔ یہاں یہ

تجزیاتی و تقابلی موقف میری اپنی تجرباتی رائے میں اظہار کرنا مناسب ہوگا کہ ویزٹ ویزا کے ذریعہ اس سرزمین پر پہونچ کر حرمین شریفین کے مقامات سے دور دراز علاقوں میں داخلی معلمین کے ذریعہ حج ادا کرنے کے مصارف حج کمیٹی کے ذریعہ راست حج کرنے کے مصارف سے کچھ زیادہ ہی ہوتے ہیں اور صرف پانچ دن مشاعر مقدسہ میں اور صرف ایک دن مدینہ منورہ میں حاضری کا موقع ملتا ہے۔ اس طرح مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں قیام کی مدت مختصر ہونے کے علاوہ مصارف کا تناسب زیادہ ہوتا ہے۔ اس لیے ہم ہندوستانی عازمین حج کو راست حاضر ہونا ہی زیادہ بہتر ہوگا۔ یہی پس منظر میرے احساسات پر اثر انداز ہوا۔ میری آرزو بھی ہے اور اپنے مالک جل جلالہ و جل شانہ سے التجا بھی ہے کہ آئندہ سالوں میں حیدرآباد سے راست اپنے گھر میں حاضری اور حج کی ادائی کے لیے مصارف اور موقع نصیب فرمائیں۔۔

۶ ذی الحجہ روز پنجشنبہ میں اپنی بہو اور ان کے بچوں کے ساتھ دام سے ریاض پہونچنے کا ارادہ کیا ہوا تھا مگر مقامی زبان سے ناواقفیت اور سفری امور کی تکمیل میں دشواری محسوس کر رہا تھا کہ میرے ارادہ سے واقف ہو کر میرے مخلص و بھی خواہ حیدرآبادی طبقہ مشائخین سے وابستہ بارگاہ سرور کونین کے شیدائی و فدائی محترم القام جناب مصطفیٰ علی خان صاحب قادری المعروف سبزوآب صاحب اپنی کار میں دہران سے دام پہونچا کر ہمارے لیے ہر طرح کی آسانی بہم پہنچائی اور کچھ اشیائے خورد و نوش سے بھی مشکور فرمایا۔

دوران سفر میرے احساسات اور تصورات میں حرم نبوی اور روضہ منورہ جلوہ فرما رہے اور حرم مبارک کی عظمت میں یہ کلام موزوں ہوا۔۔

نعت پاک

کتنا حسین ہے کتنا منور ان کے مکاں کی بات نہ پوچھو
رشک جتنا ہے گنبد خضرا‘ ناز جتناں کی بات نہ پوچھو

نور نبی ہے نور الہی ، نور نبی محبوب خدا ہے
 اپنا یہ سینہ ان کا مدینہ ، اس کے نہاں کی بات نہ پوچھو
 رونق عالم اس پہ تصدق شہر مدینہ اللہ اللہ
 شام تو شام نورانی ہے ، صبح عیاں کی بات نہ پوچھو
 روئے منور ، نور الہی ، چاند ستارے اس کے بھکاری
 زلف معنبر کی چاہت میں ابر رواں کی بات نہ پوچھو
 سرور کونین اپنے آقا ، فقر فخری ناز تھا ان کا
 بار نبوت کے حامل تھے ، بارگراں کی بات نہ پوچھو
 نور مجسم رہتے ہیں جس میں ، نور خدا ہے اس کا محیط
 نور کی چھت ہے نور کا چلن ، اس سائباں کی بات نہ پوچھو
 اس شب اسرئی براق تھی مرکب ، روح الامیں تھے باگ پکڑ کر
 حور و ملائک شاداں نازاں ، کرو بیاں کی بات نہ پوچھو
 کافر مشرک دیکھ رہے تھے ، معبود ان کے ٹوٹ رہے تھے
 تیغ وحدت کی ضربوں سے حال بتاں کی بات نہ پوچھو
 قرب کی دولت ان کو ملی ہے دامن شاہ بطلے سے
 کیسے دھنی ہیں اہل مدینہ ، پیر و جواں کی بات نہ پوچھو
 ان سے جہاں میں روشن ہوئے ہیں ، شمع ولایت شمع ہدایت
 ان کے ولی ہیں روشن ستارے ، اس کہکشاں کی بات نہ پوچھو
 ان کی محبت ان کی عطا ہے ان کی عنایت اپنی دولت
 اتر رہا ہے ثاقب اس پر ، اس مدح خواں کی بات نہ پوچھو

۸ ذی الحجہ کی شام ذریعہ کار اپنے بیٹے سلمان صابری ان کی اہلیہ اور ایک بیٹے فیضان سلمہ اور دو بیٹوں مریم احمدی اور عیسیٰ تنویر کے ساتھ اپنے محترم صہمی جناب روف احمد خاں صاحب پلانٹ منیجر عبداللہ ہاشم گیاس پلانٹ کمپنی ریاض کے ساتھ مدینہ طیبہ کے لیے روانہ ہوئے۔ اس وقت تک میرے تصور اور تخیل نے یوں برجستہ عبادت کی ہے۔۔

زہے سامنے ہے مدینے کا دربار
جہاں جلوہ افروز ہیں رب کے دلدار

مرا طائر دل مچلتا ہے پیہم
میرے قلب و جاں کا یہی تو ہے گلزار

یہاں نور احمد کی جلوہ گری ہے
جلی رب العلا کا ہے دیدار

غلاموں کے حق میں یہی تو ہے جنت
وہ منظر سہانا وہ منظر انوار

راقدس پر حاضری کی سعادت
نوازے ہیں ادنی غلاموں کو سرکار

یہاں سرفرازی وہاں سرخروی
مقدر کے اپنے وہی تو ہیں مختار

در مصطفیٰ پر ملا یوم عرفہ
یہاں ہیں خلیل و ذبیح کے جگر دار

ملے گی یہاں عید کی ہم کو خیرات
یہاں دست بستہ ہے ابر گہر بار

ہے دامن نسبت کی تنویر دل میں
مرے سارے احساس ہیں آج سرشار

یہ سلمان و فیضان مریم عمیرہ
مہربان ہیں ان پہ نبیوں کے سردار

ملے گا نواسوں کا ، ولیوں کا صدقہ
کہ ثاقب ہے اک صابری طوق بردار

☆☆☆

نعتیہ نذرانہ عقیدت بارگاہ سرور کونین میں

اے شمع حرم اے نور خدا ، قربان ہمارے جان و جگر
اے شمس و الفحی اے بدر الدجی ، قربان ہمارے جان و جگر

اے سرور کل اے ختم رسل ، فخر آدم ، فخر عیسیٰ
نبیوں کے نبی ، محبوب خدا ، قربان ہمارے جان و جگر

معراج کی شب میں اللہ نے ، خود عرش بریں پر بلوایا
جبریل فدا ، موسیٰ بھی فدا ، قربان ہمارے جان و جگر

لیکھا المزل رب نے کہا ، یسین کی شان طہ کی شان
اے رحمت عالم صل علی قربان ہمارے جان و جگر

بوکر ، عمر ، عثمان و علی ، سلمان و اویس و بلال حبش
خوبہ بھی تمہارے غوث الوری ، قربان ہمارے جان و جگر

کچھ صرف عمل پر نازاں ہیں ، ایمان کہاں الفت کی بنا
اے شافع امت روز جزا ، قربان ہمارے جان و جگر

معطی ہے خدا پر قاسم تم ، مختار ہماری قسمت کے
دیتے ہیں طلب سے ہم کو سوا ، قربان ہمارے جان و جگر

ہم قادری ہیں ہم صابری ہیں ، چشتی و نظامی بندے ہیں
یوں دامن نسبت ہم کو ملا ، قربان ہمارے جان و جگر

مجبور بھی ہیں مظلوم بھی ہیں ، امت پہ ہو اپنی رحم و کرم
اٹھتے ہیں ہمارے دست دعا ، قربان ہمارے جان و جگر

اس لطف و عطا پر آقا کے ، کیا پیش کریں کیا نذر کریں
کچھ پاس نہیں ہے اس کے سوا ، قربان ہمارے جان و جگر

کچھ فاطمہ زہرا کا صدقہ ، کچھ اپنے نواسوں کا صدقہ
کردیجئے عطا ثاقب ہے گدا ، قربان ہمارے جان و جگر

☆☆☆

معروضہ غلام ازل بروز عیدالضحیٰ روز دوشنبہ ۱۴۲۱ھ

اک نگاہ کرم تاجدار حرم	شان جود و کرم تاجدار حرم
آپ شمع حرم ، آپ شاہ ام	آپ نور قدم تاجدار حرم
دین اسلام پایا ، عروج کمال	آپ عالی ہم تاجدار حرم
آپ خلق عظیم ، آپ حسن شیم	حق کی شان اتم تاجدار حرم
آپ کی شان اقدس پہ قربان ہے	سارا عرب و عجم تاجدار حرم
رحمت عالمین دور امت کا ہو	زخم جور و ستم تاجدار حرم
آپ ہی کے کرم پر ہے اپنی نجات	اے شفیع الام تاجدار حرم
غوث و خواجہ کا دامن گرفتہ ہوں میں	رکھئے میرا بھرم تاجدار حرم

آپ کے فیض کو سجدے کرتا ہے یہ میرا ناز قلم تاجدار حرم
 در پہ آیا فقط آپ کے فضل سے
 ثاقب بے درم تاجدار حرم

☆☆☆

بارگاہ سرور کو نین ﷺ میں عید الاضحیٰ کی سرشاریاں

منظوم احساسات

مدینے کے دربار میں عید الاضحیٰ	حضورِ دلدار میں عید الاضحیٰ
یہی حج ہے میرا یہی میری معراج	یہ پائین سرکار میں عید الاضحیٰ
ملا ہے ہمیں سبز گنبد کا سایا	نبوت کے آثار میں عید الاضحیٰ
دئے دامن دل میں رحمت کے موتی	فضاء گھر بار میں عید الاضحیٰ
سرت سراپا چمکتی رہی ہے	ہدایت کے مینار میں عید الاضحیٰ
بنی نور و رحمت کی بارش مسلسل	زمین پر انوار میں عید الاضحیٰ
گلے سے لگاتی تھی شیدائیوں کو	وہ پائین ضیا بار میں عید الاضحیٰ
میحا کی صورت نظر آرہی تھی	مری چشم بیمار میں عید الاضحیٰ
زہے بلبل صابری کی یہ قسمت	رسالت کے گلزار میں عید الاضحیٰ
نوازیں گے وہ عید کی آج خیرات	ملی ان کے دربار میں عید الاضحیٰ
یہاں کیسے گزری ہے کیسے کہوں میں	نہ ممکن ہے اظہار میں عید الاضحیٰ
الہی مقدر کو کردے منور	بنے شمع کردار میں عید الاضحیٰ

یہ ثاقب کی رگ رگ میں سرشاریاں ہیں

رچی شعری افکار میں عید الاضحیٰ

واضح باد کہ ۶ اذی قعدہ روز جمعہ حرم نبوی میں نماز جمعہ ادا کرنے کی سعادت نصیب ہوئی تھی اور پائین میں جگہ ملی تھی۔ نماز عید الضحیٰ بھی اسی پائین مبارک ادا کر نیکی آرزو رہی۔ یہ محض سرکار کوئین صلی اللہ علیہ وسلم کا کرم تھا کہ پائین مبارک میں رسائی کے لیے بہت پہلے آ جانا چاہئے تھا مگر یہاں آنے پر نماز فجر کے بعد بھی کچھ دیر ہوئی اور میرے لیے کوئی جگہ نظر نہیں آ رہی تھی مگر کچھ پاکستانی مخلص حضرات نے تھوڑی سی جگہ فراہم کر دی اور میں بہت اطمینان اور سرشاری کے ساتھ پائین سرکار میں نماز ادا کیا اور وہیں سے صلوٰۃ و سلام کا نذرانہ پیش کیا۔ میری آرزو کی یہ تکمیل محض میرے سرکار کی عنایت و کرم فرمائی تھی۔ نماز عید کی ادائی کے بعد میں عید الضحیٰ سے متعلق اشعار گنگنا تا رہا اور پھر بہت سارے احباب وطن جو دور دور سے بھی حرم شریف میں نماز عید الضحیٰ ادا کرنے کی نیت سے آئے تھے ان سب سے عید کی باہمی ملاقات اور مبارکباد کے بعد واپس ہوتے ہوئے صحن حرم شریف میں جنت البقیع کی جانب رخ کر کے میں ایصال ثواب کے لیے ہاتھ اٹھا کر فاتحہ پڑھ رہا تھا کہ ایک صاحب جو لباس اور وضع قطع سے انتظامی اور نگران عملے سے وابستہ نظر آ رہے تھے وہ مجھے اس طرح کھڑے دیکھ کر ٹوک دئے اور کہا کہ اپنا رخ قبلہ کی طرف کر کے دعا کیجئے ایسا نہیں کرنا چاہئے۔ میں نے کہا کیا بات ہے ایسا کیوں۔ انہوں نے کہا کہ اللہ سے دعا کرنا ہے تو صرف قبلہ کی طرف منہ کرنا چاہئے وہ یہ سمجھے کہ میں روضہ سرکار کی جانب رخ کر کے کچھ مانگ رہا ہوں۔ جس کو وہ اپنے عقیدے کے مطابق شرک سمجھتے ہیں۔ میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ اور ہر طرف ہے۔ میں اس کو مخاطب کر کے اہل الجنت البقیع کے لیے ایصال ثواب کر رہا ہوں۔ اس میں کہاں ممانعت ہے۔ یہ بھی سنت ہے۔ میرے اس جواب سے وہ اچھا جزاک اللہ کہتے ہوئے چلے گئے اور میں ایصال ثواب کر کے اپنی قیامگاہ پہونچنے سے پہلے یہ معلوم کر کے پریشانی ہوئی کہ میرے صدھی جناب روف احمد خان صاحب حیدر آبادی جو ریاض سے یہاں تک اپنی کار میں لیکر آئے تھے اور ہمارے لیے ہر طرح کی سہولت پہونچا رہے تھے ان کا موبائیل فون جوان کی کمپنی کی اہم ذمہ داریوں کی

تکمیل کے لیے اہم ذریعہ تھا وہ کہیں گھو گیا۔ مجھے تشویش تھی اور اس معاملہ کو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے رجوع کر کے معروضہ کیا۔ الحمد للہ ایک گھنٹہ کے اندر موبائیل فون ایک ہوٹل میں مل گیا۔ یہ بھی محض میرے سرکار کی کرم فرمائی اور غلام نوازی تھی میں اس کے بعد نمازِ ظہر کی ادائی کے لیے حرم شریف میں حاضر ہوا۔ جماعت سے پہلے کے وقفہ میں مقامِ اصحاب صفہ پر بیٹھ کر محویت میں رہا۔ اسی وقت سرکار کی شان میں نذر عقیدت کا احساس ابھرا اور آمد ہوتی رہی۔ وہیں بیٹھے بیٹھے اشعار ضبطِ تحریر میں لاتا رہا۔ یہ بھی میرے سرکار کی غلام نوازی ہے۔ اور یہ کلام ایک نئے انداز اور بحر میں ہوا ہے۔ ملاحظہ فرمائیے:

نعتِ پاک

اللہ کے دلدار ہیں دلدار ہیں دلدار
سب نبیوں کے سردار ہیں سردار ہیں سردار

سرکارِ مدینہ مرے سرکار دو عالم ﷺ

قد جاء من اللہ کہا نورِ خدا نے
اللہ کے انوار ہیں انوار ہیں انوار

سرکارِ مدینہ مرے سرکار دو عالم ﷺ

سب حور و ملک جن و بشر ان پہ نچھاور
سرکاروں کے سرکار ہیں سرکار ہیں سرکار

سرکارِ مدینہ مرے سرکار دو عالم ﷺ

والیل ہیں وہ عنبریں زلفیں جو کہا رب
شمس الضحیٰ رخسار ہیں رخسار ہیں رخسار

سرکارِ مدینہ مرے سرکار دو عالم ﷺ

ایمان کا گلزار ہیں توحید کی مہکار
جنت کے وہ مختار ہیں مختار ہیں مختار

سرکارِ مدینہ مرے سرکارِ دو عالم ﷺ

للعالمین رحمت کہا سرکار کو رب نے
ہم رحم کے طالب بنے حقدار ہیں حقدار

سرکارِ مدینہ مرے سرکارِ دو عالم ﷺ

تعظیمِ نبوت کے سوا کچھ نہیں ایماں
اے سوءِ عقیدہ تو خبردار خبردار

سرکارِ مدینہ مرے سرکارِ دو عالم ﷺ

بس آپ کی رحمت کے بھروسے پہ ہیں زندہ
ہم ایسے گنہگار خطاکار خطاکار

سرکارِ مدینہ مرے سرکارِ دو عالم ﷺ

وہ خواجہ اعظم مرے صابر کے تصدق
اب صابری گلشن ہے ثمر وار ثمر وار

سرکارِ مدینہ مرے سرکارِ دو عالم ﷺ

تو اپنے مقدر پہ کرے ناز بجا ہے
ثاقب ترے غم خوار ہیں غم خوار ہیں غم خوار

سرکارِ مدینہ مرے سرکارِ دو عالم ﷺ

☆☆☆

☆☆☆☆☆

عید الاضحیٰ کے روز مغرب کی نماز ادا کر کے میں اپنے مقررہ وظیفے کے پڑھنے اور دعا میں مصروف تھا کہ ایک ڈاڑھی والے خوش پوشاک صاحب جو میرے قریب بیٹھے تھے اٹھ کر ریال کے کچھ نوٹوں کا چھوٹا بنڈل میری شیروانی کے جیب میں رکھ کر چلے گئے میں حیرت زدہ انہیں دیکھتا رہ گیا اچانک دل میں احساس ہوا کہ میں نے جو گنگنایا تھا۔

ملے گی مجھے عید کی آج خیرات

یہ محض عید کی خیرات میری تمنا کے مطابق میرے سر کا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے عطا ہوئی ہے۔ اس احساس نے میرے دل و روح کو سرشار کر دیا۔

پھر نماز مغرب کے بعد سے عشاء کی نماز سے قبل تک باب جبرئیل کے سامنے صحن حرم میں چند حیدر آبادی احباب کی خواہش پر روضہ منورہ پر عقیدت و محبت کی نظریں ڈالتے ہوئے چند نعتیں جو اس حاضری کے موقع پر رموزوں ہوئی تھیں وہ سناتا رہا۔ یہ موقع بھی میرے لیے سرکار کو نین کی غلام نوازی کا مرحلہ تھا۔

نماز عشاء کے بعد محترم جناب مولوی سید عظمت علی صاحب حیدر آبادی کی خواہش پر چند احباب کے ساتھ مجھے بھی جناب عظمت علی صاحب کی قیامگاہ پر جو محترم جناب احمد الدین اویسی صاحب کی کرم گستری کے نتیجے میں اہل وطن کے لیے جو عمرہ یا حج و زیارت بارگاہ سرور کو نین صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مدینہ منورہ آتے ہیں یہاں ان کے قیام کا انتظام رہتا ہے۔ جو اہل وطن کے لیے ہر طرح سہولت بخش ہے۔ ان کی محفل میں شرکت کرنا نصیب ہوا جہاں عید ملاپ کی مسرت میں تناول طعام کا اہتمام کیا گیا تھا۔ حیدر آبادی طرز کے دسترخوان سے لطف اندوز ہو کر ایک صاحب کی کار میں حرم نبوی کے سامنے اتر کر اپنی قیامگاہ دارالغزال جانا چاہا۔ مگر بد قسمتی سے قیامگاہ تک پہنچنے کا راستہ بھول گیا۔ آس پاس کی کئی گلیوں میں دریافت کرتا ہوا پھرتا رہا ایک اردو داں نوجوان کی مخلصانہ ہمدردی کے باوجود قیامگاہ کا راستہ معلوم نہ کر سکا۔ تقریبات کے پونے دو بج رہے تھے۔

میں پھر حرم نبوی کے صحن میں آخری کاوش کے ارادے سے اس طرف کا رخ کر کے چلتا رہا۔ اس وقت میرے احساس نے یاد دلایا کہ مجھے اپنے مہربان سر کا ﷺ سے معروضہ پیش کرنا چاہئے۔ عالم تصور میں چلتے چلتے سرکار سے معروضہ کیا کہ حضور یہ حقیر غلام پریشان ہے۔ اسے اپنی قیام گاہ تک پہنچنے کا انتظام فرمائیے۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ کچھ ہی لمحات میں چلتے چلتے حرم شریف کے ایسے حصے میں پہنچا جہاں مجھے یاد آیا کہ یہی راستہ ہے قیام گاہ تک پہنچنے کا۔ چنانچہ میں اس طرف چلتا رہا اور قیام گاہ کے مضافات میں پہنچ کر بہت سرشار ہوا اور اپنے کمرہ میں پہنچ کر شکر گزار ہوا۔ اس وقت رات کے دو بج چکے تھے۔ دو تین گھنٹے آرام کر کے پھر فجر کی نماز میں شرکت کے لیے حرم شریف میں پہنچا اور نماز کی ادائیگی کے بعد حضور سرور کونین ﷺ کے مواجہ شریف میں حاضر ہو کر اپنی طرف سے اپنے تمام لواحقین احباب و مخلصین کی طرف سے صلوٰۃ و سلام کا نذرانہ پیش کر کے سب کے لیے کامرانی و سرفرازی کے معروضے پیش کیا۔ جب پانسی دروازے سے باہر نکلا تو سامنے جنت البقیع کی طرف سے سورج نمودار ہوتا ہوا نظر آیا۔ اور ایسا محسوس ہوا کہ وہ فرط مسرت و انبساط میں اپنی پہلی کرنیں سرکار کے روضہ انور پر نچھاور کر کے نورانیت کی بھیک مانگ رہا ہے۔ اور سرشار ہو کر چمکتا جا رہا ہے اور دنیا کو منور کر رہا ہے۔ اس کے بعد حیدر آبادی احباب میں بشمول جناب حافظ نوید افروز صاحب اور جناب خالد محی الدین قادری صاحب کے ساتھ جنت البقیع میں حاضر ہو کر امہات المؤمنین، سرکار سیدنا عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ عنہ اور جلیل القدر صحابہ کرام اور بزرگان و مقبولین کے مزارات پر جن کے صرف چند نشانات حجری موجود ہیں۔ فاتحہ کا نذرانہ پیش کر کے اپنے قیام گاہ پہنچا اپنے بیٹے کے ہمراہ پھر تیار ہو کر محترم جناب روف احمد خاں صاحب کی کار میں سوار ہو کر حرم شریف اور اس کے مناروں کا نظارہ کرتے ہوئے ان اشعار کو گنگناتے ہوئے گزرتے رہے۔

دل مضطرب کا عجب مرحلہ ہے
در مصطفیٰ سے جدا ہو رہا ہے

عجب رشک جنت یہ شان حرم ہے
یہاں پر خدا ہے حبیب خدا ہے
در سرور انبیاء سے جدائی
یہاں چشم پر خم کا ہونا روا ہے

یہ نعتوں کا نذرانہ ہے پیش سرکار
میرے پاس اس کے سوا اور کیا ہے
لحد میں لیے جاؤں گا شکل شمع
یہ منظر جو اس دل کی زینت بنا ہے
الہی اسے سرفرازی عطا کر

مرا سر جو آج ان کے در پر دھرا ہے
در قدس پر پھر مری حاضری ہو
یہی آرزو ہے یہی التجا ہے

تصدق میں صدیق و حضرت عمر کے
مرا دل کرم کی عطا مانگتا ہے
مرا دل یہ کہتا ہے سرکار کے ساتھ
یہاں غوث و خواجہ و صابر پیا ہے

منار حرم دور تک دیکھتا ہوں
رسالت کی تنویر جلوہ نما ہے

جدائی کے آنسو ، پئے جا رہا ہے
غلام ازل ثاقب پر خطا ہے

☆☆☆

کچھ ہی فاصلہ طے کر کے ہم مسجد قبائیں داخل ہوئے اور دو رکعت نفل نماز ادا کی اور اپنی اس خوش قسمتی پر نازاں اور سرشار ہے کہ یہاں کی حاضری اور دو رکعت نماز کی ادائی ایک عمرہ کے ثواب کا مستحق بناتی ہے اس اعزاز کے تحت جو اس مسجد کو حاصل ہے کہ اس کی ابتدائی تعمیر خود دست مبارک سرور کو نین ﷺ اور جلیل القدر صحابہ کرام کے ہاتھوں عمل میں آئی تھی جس میں سرکارِ دو عالم ﷺ ہر شبہ کے روز کبھی پیدل اور کبھی سواری میں اس مسجد میں تشریف لاتے اور دو رکعت نماز ادا فرماتے۔ سرکارِ دو عالم اور صحابہ کی اتباع اور سنت کی پیروی کی توفیق نصیب ہوئی۔ یہاں کی حاضری کے بعد کچھ ہی فاصلہ پر مسجد حضرت بلال رضی اللہ عنہ میں حاضری کی خوش بخشی نصیب ہوئی اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی عظمت اور سرکار سے ان کی والہانہ شفقت کی یاد کروٹیں لیتی رہی جب یہاں سے ریاض کی طرف آگے بڑھنے لگے تو مشرق کی طرف حرم نبویؐ کے دلکش مینار نظر آئے اور ان کے نظارہ کی سرشاری کے ساتھ ہم ۱۲ گھنٹوں تک چلتے ہوئے ریاض پہنچے۔

مسجد قبائیں حاضری اور ادائی نماز کی سرشاری یوں ڈھلی ہے:

سرور کی بنا کردہ یہ مسجد قبا ہے	سرکار کا مصلے یہ مسجد قبا ہے
روئے زمیں پہ اولیٰ یہ مسجد قبا ہے	توحید کا اجالا یہ مسجد قبا ہے
دست رسول انور تعمیر میں لگا ہے	اصحاب کی عمارہ یہ مسجد قبا ہے
سرکار کا بشارہ یہ مسجد قبا ہے	عمرہ ہے یک دو گانہ یہ مسجد قبا ہے
قلب و جگر کو اس سے ملتی ہے اک مسرت	دلکش حسیں نظارا یہ مسجد قبا ہے
تنویر ہے نبی کی تنویر صحابہ ہے	انوار کا مجلے یہ مسجد قبا ہے

کرتے ہیں طوف اس کا کرویاں ملائک جنت کا اک حدیقہ یہ مسجد قبا ہے
ایمان اس میں دھل کر ہوتا ہے اور منور رحمت کا ایسا چشمہ یہ مسجد قبا ہے
اس سے ترا مقدر روشن رہے گا ثاقب
اب عظمت نصیبہ یہ مسجد قبا ہے

☆☆☆

مسجد حضرت بلالؓ کے نظارے کی سرشاری ان اشعار میں ملاحظہ فرمائیں۔

ہاں کتنی شاندار ہے یہ مسجد بلالؓ
حسن ابد قرار ہے یہ مسجد بلالؓ
عشق و وفا شعاری ہیں جس ذات پر نثار
انہیں کی یادگار ہے یہ مسجد بلالؓ
سرکار کے حرم کے میناروں کو دیکھتی
ایمان کا منار ہے یہ مسجد بلالؓ
قربان جائیں جن پہ تھا عشق نبی محیط
اس عشق کا حصار ہے یہ مسجد بلالؓ
حب نبی نہ ہو تو وہ ایمان ہی نہیں
جس کی ہے یوں پکار ہے یہ مسجد بلالؓ
ثاقب کے جان و دل کا سرور آج مرجبا
جس پر ہوا نثار ہے یہ مسجد بلالؓ

☆☆☆

روز جمعہ ۲۱ ذی الحجہ ۱۴۲۱ھ مطابق ۱۶ مارچ ۲۰۰۰ء کی صبح ہمارے لیے کرب و اضطراب

لے کر آئی۔ اس مقدس سرزمین سے جدائی کا تصور ہمارے احساسات کو مجروح کرتا رہا۔ بارہا آنکھیں پر نم اور دل مضطرب ہوتا رہا۔ اسی عالم اضطراب میں فکر شعری نے اس مقدس اور ارض کی خدمت میں وداعی نذرانہ پیش کرنے کے لیے چند پھول جمع کئے جو میرے آنسوؤں کو اپنے پہلو میں لیے داغدار ہو رہے تھے۔ بادل پر نم و با چشم پر نم یہ تحفہ پیش کرتے ہوئے ہم بعد نماز جمعہ ہند کے لیے روانہ ہوئے۔

وداعی معروضہ یوں تھا ملاحظہ فرمائیے:

دل کی حالت کیا بیاں ہو آنکھ بھی پر نم ہوئی
تیری عظمت کے لیے اب گردن دل خم ہوئی

الوداع ارض مقدس الوداع ارض حرم

حضرت آدم و حوا تجھ پہ رکھے تھے قدم
شہر جدہ ہے ہمارے واسطے باب حرم

الوداع ارض مقدس الوداع ارض حرم

حضرت ابراہیم و اسمعیل کی تو یادگار
چشمہ زمزم سے ہے تو آج تک بھی تابدار

الوداع ارض مقدس الوداع ارض حرم

حائل بیت خدا و حائل حرم نبی
وہ ابوبکرؓ و عمرؓ ، عثمانؓ تیری روشنی

الوداع ارض مقدس الوداع ارض حرم

تجھ میں ہے خوشنودی رب العلا و مصطفیٰ
تجھ میں ہے بلد الامین جس کی قسم کھایا خدا

الوداع ارض مقدس الوداع ارض حرم

چاند سورج اور ستارے کھکشاں تجھ پر نثار
نذر دے کر اپنی کرنوں کی وہ پاتے ہیں قرار

الوداع ارض مقدس الوداع ارض حرم

جج و عمروں کی سعادت بانٹنے والی ہے تو
روضہ خیر البشر سے ہو گئی تو سرخرو

الوداع ارض مقدس الوداع ارض حرم

شرماری سے ہوئے ہیں مضطرب یہ قلب و جاں
میں نچھاور کر رہا ہوں تجھ پہ یہ اٹک رواں

الوداع ارض مقدس الوداع ارض حرم

ثاقب دیگر کو اپنے حرم میں پھر بلا
صدقہ شاہ ام سن لے تو اس کی التجا

الوداع ارض مقدس الوداع ارض حرم

الوداع الوداع الوداع الوداع

☆☆☆☆

یاد شان حرمین

عجب جانفزا ہے وہ شان حرمین	بڑی دلربا ہے وہ شان حرمین
جلال خدا ہے جمال نبی ہے	یہ دونوں کا جلوہ ہے وہ شان حرمین
یہ سورج قمر اور ستارے بھکاری	ازل کا اجالا ہے وہ شان حرمین
سریر خدا ہے سریر نبی ہے نبی ہے	یہ کعبہ وہ روضہ ہے وہ شان حرمین

مطاف اور منزل ہے کروہیاں کی کہ یوں برملا ہے وہ شانِ حریم
 وہ عرش اور جنت ہیں خود جس کے مشتاق اک ایسا نظارا ہے وہ شانِ حریم
 مریضانِ عشقِ خدا اور نبی کا یہی تو مداوا ہے وہ شانِ حریم
 نگاہوں میں ثاقب کے جلوہ نما ہے
 جو جنت کا مژدہ ہے وہ شانِ حریم

☆☆☆

یاد ارضِ حرمین

زمین مقدس تو یاد آرہی ہے بہت مضطرب ہوں بڑی بے کلی ہے
 وہ مکے میں اللہ تعالیٰ کا گھر ہے تجھے حق تعالیٰ کی قربت ملی ہے
 عجب شانِ کعبہ ہے اللہ اکبر تو یوں عرشِ اعظم کی ہمسر نبی ہے
 حرم کے لبادے میں تنویرِ حق ہے تجلی ربِ مسکراتی کھڑی ہے
 وہاں رفعت و عظمت ہاجرہ بھی صفا اور مردہ کی سعیِ نبی ہے
 ملائکہ زمزم تو تھرا گئی ہے قیامت تلک یوں ایلنے لگی ہے
 وہ عرفات ہے اور وہ جبلِ رحمت جہاں آخری وہ خطابِ نبی ہے
 منیٰ ہے مقامِ رضائے الہی کہ شیطان پہ جرات کی واں رہی ہے
 شبِ مزدلفہ تجھ کو مخصوص ہوئی ہے یہ معراج ہے عظمتِ بندگی ہے
 مدینے سے قسمت تری جگمگائی کہ مہرِ رسالت کی واں روشنی ہے
 مدینے کی عظمت ہے سب سے زالی رسالت کی نوبت وہاں بج رہی ہے
 وہ آغوش میں سبز گنبد کو لے کر حبیبِ خدا کی تو مسندِ نبی ہے
 فرشتے بچاتے ہیں آنکھیں جہاں پر عجب نور افزا وہ ہر اک گلی ہے

فدا سبز گنبد پہ خود چاندنی ہے
 وہاں باب جبریل کی سرخوشی ہے
 جدائی اقا جو دھڑکن بنی ہے
 نقیب رضائے الہی بنی ہے
 جہیں جن پہ جبریل نے بھی رکھی ہے
 ضیائے حرم میں پناہ مانگتی ہے
 بنا جس کی سرکار نے خود رکھی ہے
 وہ جس نے دو رکعت نفل یاں پڑھی ہے
 منار مدینہ کی جو مہ دشی ہے
 وہ خاک مدینہ جو سرمہ بنی ہے
 یہ حریم کی روشنی جو ملی ہے
 تصور میں دل کے تری روشنی ہے
 وہ پائین سرکار میں جو ملی ہے
 یہ امید آکر لبھانے لگی ہے
 بلانا مجھے اختیار نبی ہے
 یہی آرزوئے دل بندگی ہے
 یہی میری معراج ہے سرخوشی ہے

است سجدے کرتی ہیں سورج کی کرنیں
 ریاض الجنہ ہے صفہ کا مرکز
 وہ حنائہ استن لرڑتا کھڑا ہے
 وہ جنت بقیع کی عجب جانفزا ہے
 جہیں پر تری وہ مبارک قدم ہیں
 ضیائے قمر اور خورشید و اختر
 وہ مسجد قبا کی ہے پہلو میں تیرے
 ثواب ایک عمرہ کا ملتا ہے اس کو
 چھپا کر میں دل میں لیے جا رہا ہوں
 بصیرت مری اور روشن ہوئی ہے
 جہین عقیدت ہے اب محو سجدہ
 بنا ہے یہی میری تسکین کا ساماں
 بشارت بنی وہ جگہ میرے حق میں
 میں دیکھوں گا ان کے کرم سے تجھے پھر
 سفارش مری میرے آقا سے کرنا
 مجھے حج و عمروں کی دولت عطا ہو
 مری فکر کی روشنی بن کے رہ تو

بنا کر تجھے حرز جاں میں رکھوں گا

یہ شیدا ترا ثاقب صابری ہے

قصیدہ حمدیہ بحضوری خانہ کعبہ

میرے مالک ترا شکر و احسان ہے
تیری مرضی نوازے نوازے جسے
اک گنہگار بندے پہ ایسا کرم
عرش تو عرش ہے فرش پر یہ مکاں
دونوں عالم و کونین ہیں دم بخود
میں گنہگار ہوں میں خطا کار ہوں
میری ہر اک دعا اے خدا کر قبول
سارے اسباب تیرے کرم سے بنے
فضل سے اپنے اس کو بھی در پر بلا
بیٹیوں کو بھی کر حج و عمرہ عطا
مجھ کو عمرہ کی توفیق پھر جو ملی
دیکھ کر حجر اسود مقام خلیل
اب منیٰ میں بھی دیکھوں گا کہ اس جگہ
اہل ایمان کی ضرب جبرات سے
جا کے عرفات دل میں بسالوں گا میں
تجھ سے مانگا ہے جو بھی مجھے مل گیا
وہ جو عرفان و سلمان و نعمان ہے
تیرا فیضان، فیضان و عمران ہیں
اک غلام ازل کو نوازا ہے یوں

تیرا بندہ ترے گھر کا مہمان ہے
تیرا فضل و کرم اس کا سامان ہے
قلب سرشار ہے جان حیران ہے
کتنا پر نور ہے کتنا ذیشان ہے
تیری کیا شان ہے تیری کیا شان ہے
تو غفور و رحیم اور رحمان ہے
میرا دست دعا میرا دامان ہے
بارہا آؤں یہ میرا ارمان ہے
تیرا بندہ وہ جو زیر حرمان ہے
التجا ہے مری میرا ارمان ہے
شادماں شادماں میرا ایمان ہے
سجدہ شکر میں قلب اور جاں ہے
قعر ذلت میں محصور شیطان ہے
اب وہ مردود شیطان پشیمان ہے
نور افزا جو محبوب کی شان ہے
مہربانی تری تیرا احسان ہے
تیرا احسان ہے ایک حسان ہے
ان نبیروں میں فرقان و غفران ہے
میرا سب گھر کا گھر تجھ پہ قربان ہے

تیرا فضل و کرم چاہئے اور رضا امت مسلمہ جو پریشان ہے
 اپنا ایقان ہے اپنا ایمان ہے خیر امت کا تو ہی نگہبان ہے
 غوث و خواجہ و صابرؒ کا میں ہوں غلام طوق نسبت ہی اک میری پہچان ہے
 جلوہ مصطفیٰ جلوہ کبریا میری قسمت کو مل جائے ارمان ہے

دونوں عالم میں لاج اس کی رکھ لے خدا

آج ثاقب ترے در کا دربان ہے

☆☆☆☆

حمد رب العلا جل جلالہ

کعبہ انور حسن محلی ان کے حرم کی بات نہ پوچھو

ہم کو بلائے اپنے گھر میں رب کے کرم کی بات نہ پوچھو

معطیٰ ہیں مالک قاسم ہے سرورؒ اپنے مقدر روشن ہیں ان سے

ان کی عطا ہے اپنا اثاثہ، ناز و نعم کی بات نہ پوچھو

سرور کل اس شاہ رسل کا، دامن نسبت ہاتھ میں لے کر

جب سے بنے ہیں در کے بھکاری، اپنے بھرم کی بات نہ پوچھو

دیکھتی ہے جنت، حسرت سے رب کا مکاں ہے فرش زمیں پر

اس میں بسا ہے حجر اسود، شان حرم کی بات نہ پوچھو

طوف حرم کی شان اللہ اللہ، ان کی غلاموں کی کثرت سے

آمد پہ جن کی کعبہ جھکا ہے، نور قدم کی بات نہ پوچھو

پروانہ بن کر شمع حرم کے، آتے ہیں ہر دم لاکھوں ملائک

اہل عرب کی بات نہ پوچھو، اہل عجم کی بات نہ پوچھو

لا اقسم بهذا البلد کی نسبت ملی سردار رسل سے

حشر تلک یہ شان رہے گی، رب کی قسم کی بات نہ پوچھو

رب کی عنایت کے حامل، معمار حرم ہیں ان کے خلیل

کیسی ملی ہے ان کو عظمت، نقش قدم کی بات نہ پوچھو

حمد خدا اور نعت نبی کی، توفیق جو ثاقب کو ملی ہے

ان کی عطا ہے ان کا کرم ہے، اس کے قلم کی بات نہ پوچھو

باغ ارم بھی خلد بریں بھی، چاند ستارے اس پہ ندا ہیں

صبح حرم ہے نور کا محور، شام حرم کی بات نہ پوچھو



حمدیہ قصیدہ

خدا یا ہے یہ مجھ پہ احسان تیرا	ترے گھر میں ہوں آج مہمان تیرا
یہ مکہ کی کیا شان ہے اللہ اللہ	کہ اس میں سجا ہے خیابان تیرا
کھڑا ہے حرم اوڑھ کر کالی کالی	یہ تقسیم کرتا ہے عرفان تیرا
زمین ناز کرتی ہے، ہے عرش کو رشک	یہ گھر ہے خدا، کتنا ذیشان تیرا
مدینے کے کوچے ہیں جنت بداماں	جہاں پر ہے محبوب ذیشان تیرا
مدینہ و مکہ زمین کے ہیں سرتاج	وہ محبوب کا گھر یہ ایوان تیرا
وہاں دین کا ڈنکا بجتا رہا ہے	وہ اجیر تیرا وہ جیلان تیرا
ہمیں راستہ مل گیا تیرے در کا	لا پیر جب قطب عرفان تیرا
نبی ﷺ پر درود و سلام ہے یہ لازم	یہ تاکید کرتا ہے قرآن تیرا
ہے یہ بھی عبادت تری بندگی میں	کہ صلوا علیہ ہے فرمان تیرا

ہے مہر ہدایات قرآن تیرا
 ہے یہ اہل سنت پہ احسان تیرا
 فرشتوں میں برتر وہ انسان تیرا
 کہ ہے ان کے ہاتھوں میں دامن تیرا
 میں ہوں ایک بندہ پشیمان تیرا
 مجھے لیکے آیا ہے ارمان تیرا
 رہے شامل حال فیضان تیرا
 کرم ہے خدائے مہربان تیرا
 ملا جب کوئی اس کو عنوان تیرا
 ہے عیسائی، ہندو، مسلمان تیرا
 کرم پر کرم ہے یہ احسان تیرا
 یہ سلمان و نعمان حسان تیرا
 یہ عمران و فرقان و غفران تیرا
 کہ چھایا رہے ان پہ فیضان تیرا
 میں ادنی غلام غلامان تیرا

احادیث انور ہیں چاند اور ستارے
 ائمہ بنے رہبر راہ منزل
 جو چلتا ہے بس تیری مرقع پہ مولیٰ
 ہمیں اپنے ولیوں سے وابستہ رکھنا
 تو مانباپ سے بھی سوا مہرباں ہے
 مجھے اپنی رحمت کا حقدار کردے
 مجھے بارہا حاضری یوں عطا کر
 یہ توفیق حمد اور نعت نبیؐ کی
 فدا اس پہ ہوتی رہی فکر شعری
 تو خالق ہے معبود و پروردگار
 یہ سب سرفرازی یہ سب کامرانی
 ترا فضل بے پایاں، عرفان تیرا
 نبیرے دیے ہے یہ فیضان تیرا
 رہیں شادماں بیٹیاں ان کی اولاد
 بہت ناز سے کر رہا ہوں دعائیں

یہ معراج پائی ہے ثاقب کی قسمت

بنا آج وہ در کا دربان تیرا

حمدیہ معروضہ ببارگاہ رب العزت جل جلالہ

اک بندہ عاصی پہ الہی یہ عنایت
 یہ کعبہ اقدس ہے بنا شمعہ وحدت
 اللہ ترے گھر کی ہے کیا شان و شوکت
 یارب یہ حرم تیری جلالت کا ہے مظہر
 لبیک کے نعروں سے فضا گونج رہی ہے
 ہم جیتے ہیں یارب اسی امید کو لے کر
 کیا شکر کروں گا مری عاجز یہ زباں ہے
 اترنے لگی ہم سے گنہگاروں کی قسمت
 سر میری خطاؤں کا ہے خم تیری عطا پر
 حج کے لیے دربار میں آنے کی سعادت
 لاکھوں سے سوا ہے ترے بندوں کی یہ کثرت
 قربان ہوئی جاتی ہے خود عرش کی عظمت
 وہ شان جمالی کا ہے دربار رسالت
 ہے رشک ملائک ترے بندوں کی عبادت
 یارب تری رحمت کو ہے ہر حال میں سبقت
 یہ ساری سرافرازی ہے بس تیری حمایت
 جو آپ کے ولیوں کا ملا دامن نسبت
 اب مجھ پہ ہے غالب یہی احساس ندامت

ہاتھوں میں ترے ولیوں کا ہے دامن نسبت

ثاقب کو ملے بارہا آنے کی اجازت

نعتیہ کلام بحضور دربار نبوی ﷺ

ہے ان کا کرم سر بسر اللہ اللہ
 جہاں نور و رحمت نے ڈیرا سجایا
 مرے دل کی خوشیوں کا عالم نہ پوچھو
 طواف حرم کر رہی ہے مری روح
 مقدر کو ملتی ہے تابانی ان سے
 عجب جانفزا ہے تجلی حرم کی
 رسائی کے اسباب بن ہی گئے ہیں
 وہی التجاؤں کے مختار کل ہیں
 عنایت ہے ان کی کہ ہر حال میں ہیں
 مجھے ایک در سے وہ جوڑے ہوئے ہیں
 مری شاد کامی مری سرفرازی
 بہت مہربان مہربان مہرباں ہیں
 یہ ان کی عطا ہے یہ ان کی نوازش
 مری فکر شعری ہے ممنون ان کی
 رسالت ولایت کے فیضان کا مرکز
 جہاں صابری چشتی شمع ہے روشن
 مدینے کا پھر یہ سفر اللہ اللہ
 وہ منظر ہے پیش نظر اللہ اللہ
 یہ سر ہے مرا ان کا در اللہ اللہ
 ہے سرشار قلب و جگر اللہ اللہ
 مدینے کے شام و سحر اللہ اللہ
 پنچھاور ہیں شمس و قمر اللہ اللہ
 بنے میرے آنسو، گھر اللہ اللہ
 دے آرزو کو اثر اللہ اللہ
 مرے حال سے باخبر اللہ اللہ
 پھروں گا میں کیوں در بدر اللہ اللہ
 وہ چشم کرم ہے ادھر اللہ اللہ
 وہ سرکار خیر البشر اللہ اللہ
 بنا میں شجر با ثمر اللہ اللہ
 دیے ہیں اسے یال و پر اللہ اللہ
 دکن میں ہے عارف نگر اللہ اللہ
 وہ خولجہ کا کاغذ نگر اللہ اللہ

ویلے سے عرفاں کے عاقب ہے پر فیض
 ہے آباد سب گھر کا گھر اللہ اللہ

نعت سرور کونین ﷺ

سب نبیوں میں ذیشان ہیں سرکار دو عالم ﷺ
کونین کے سلطان ہیں سرکار دو عالم ﷺ

قرآن کی آیات میں اعلان ہوا ہے
ہاں رحمت رحمان ہیں سرکار دو عالم ﷺ

اللہ کے محبوب ہیں مختار دو عالم
سب تابع فرمان ہیں سرکار دو عالم ﷺ

یہ شان کسی اور نبی نے نہیں پائی
یوں عرش پہ مہمان ہیں سرکار دو عالم ﷺ

سب حور و ملک ان پہ تصدق ہیں نچھاور
جبریل کا ارمان ہیں سرکار دو عالم ﷺ

دوزخ میں نہ جائے گا کوئی امتی ان کا
یوں شافع عصیان ہیں سرکار دو عالم ﷺ

یہ قادری چشتی جو ملا دامن نسبت
سب آپ کے فیضان ہیں سرکار دو عالم ﷺ

پھر آپ کے دربار میں آنے کی سعادت
یہ آپ کے احسان ہیں سرکار دو عالم ﷺ

اس ثاقب پر ناز کے دل اور جگر جان
سب آپ پہ قربان ہیں سرکار دو عالم ﷺ

نعت شریف

دیار حرم میں بلاتے ہیں سرکار ﷺ
 غلاموں کی قسمت جگاتے ہیں سرکار ﷺ
 زہے اس کی مشتاق ہوتی ہے جنت
 جسے اپنا روضہ دکھاتے ہیں سرکار ﷺ
 شفاعت کا حقدار ہوتا ہے زائر
 غلاموں کو مژدہ سناتے ہیں سرکار ﷺ
 یہ ان کا کرم ہے یہ ان کی عنایت
 مری بزم ارمان سجاتے ہیں سرکار ﷺ
 دل و جاں سے جو ان کا ہوتا ہے شیدا
 اے اپنے رب سے ملاتے ہیں سرکار ﷺ
 تجنی رب کا وہ ہوتا ہے ناظر
 جسے اپنا جلوہ دکھاتے ہیں سرکار ﷺ
 وہ محبوب داور ہیں لطا و ماوی
 وہی سب کی بگڑی بناتے ہیں سرکار ﷺ
 ولایت کی مسند کے مختار کل ہیں
 جسے چاہیں اس پر بٹھاتے ہیں سرکار ﷺ
 جیسں اپنی رکھتا ہوں ان کے قدم پر
 تصور میں جب میرے آتے ہیں سرکارؔ

ملی تجھ کو توفیق نعتوں کی ثاقب

تجھے اپنا شاعر بناتے ہیں سرکار ﷺ

☆☆☆

نعت مبارک

نبی ﷺ اپنے جن پر فدا ہر نبی ہے
 نثاران پہ کونین کی سروری ہے
 یہ سلطان کونین کی بارگاہ ہے
 رسالت جہاں ہاتھ باندھے کھڑی ہے
 یہ کتنی سہانی پیاری گھڑی ہے
 جیں آج اس در پہ میری جھکی ہے

غلامی کو ملتی ہے معراج جس جا
دو عالم کے سلطان کی یہ گلی ہے

میں جالی کو چوموں کروں دل سے سجدے
یہی آرزو ہے یہی سرخوشی ہے
وہ مند نشیں ہیں تمام اولیاء میں
تصور میں دل کے یہ محفل سچی ہے

مری بندگی آج اتاری ہے
جبیں دل کی قدموں پہ ان کے جھکی ہے
یہاں سے جہاں بھر میں گونجے ہیں نغمے
یہاں دین انور کی نوبت سچی ہے

ہیں پہلو میں یوبکرؓ و فاروقؓ ان کے
ابد تک نبی ﷺ کی رفاقت ملی ہے
یہاں باب جبریل اک یادگار ہے
وہ اصحاب صفہ کی یاد آ رہی ہے

ریاض الجنہ کی جنت ہے مشاق
حبیب خدا کی یہ جلوہ گری ہے
ردائے بقع اوڑھ کر خود میں نازاں
یہاں آ کے جنت بھی یوں بس گئی ہے

تجھے ان کے لطف و کرم نے نوازا
تو عاقب غلام ازل صابری ہے

ثَنَانِ نبی ﷺ

نبیوں میں وہی ہیں سب سے سوا سبحان اللہ سبحان اللہ

سرکار مرے محبوب خدا سبحان اللہ سبحان اللہ

قد جاء من اللہ نور بھی ہیں لولا کہ لما کی شان بھی ہیں

قرآن میں خود خالق نے کہا سبحان اللہ سبحان اللہ

معراج کی شب اللہ اللہ کیا وصل خدا کا منظر تھا

خود عرش معلیٰ نازاں تھا سبحان اللہ سبحان اللہ

اب مجھ میں نہیں تاب و طاقت، جل جائیں گے پر گرا آگے بڑھوں

جبریل نے یوں سدرہ پہ کہا سبحان اللہ سبحان اللہ

حضرت کے کف پا کی عظمت یوں سارے ملائک جانتے ہیں

جبریل نے پیشانی کو رکھا سبحان اللہ سبحان اللہ

کیا شان ہے ان کی صل علیٰ قرآن بھی ہے یوں رطب اللسان

ہیں شمس الضحیٰ، ہیں بدر الدجی سبحان اللہ سبحان اللہ

مخدوم ہوئے ہیں صابر پیا محبوب ہوئے ہیں ان کے نظام

سرتاج ہیں خواجہ غوث الوریٰ سبحان اللہ سبحان اللہ

وہ ماہ رسالت کیا کہنے اصحاب ستارے بن کے رہے

چمکیں گے ابد تک سب اولیاء سبحان اللہ سبحان اللہ

اللہ اور ملک خود حور پڑھتے ہیں مومن کے لیے لازم ہے درود

قرآن میں ہے یہ حکم خدا سبحان اللہ سبحان اللہ

قربان ہیں اس کے قلب و جگر، ذہن اور قلم، فکر شعری

ثاقب کو بنائے مدح سرا سبحان اللہ سبحان اللہ

نعت مبارک

ان کا دربار یہ کتنا ذیشان ہے
 ان کی دلہیز اقدس پہ سر ہے مرا
 اس غلام ازل کو نوازے ہیں پھر
 یا الہی سدا اس سے وابستہ رکھ
 ان کے لطف و عطا اور میری خطا
 میرے ہاتھوں میں جو ان کا دامن ہے
 عرش اعظم پہ جو رب کے مہماں رہے
 کوئی مرض آ کے مجھ کو ستائے گا کیا
 ان کے غوث اور خولجہ کا میں ہوں غلام
 ساری کونین کا وہ جو سلطان ہے
 آج پورا ہوا دل کا ارمان ہے
 میری جان ان پہ صدقے ہے قربان ہے
 قلب جو آج اس کا دربان ہے
 دیکھ کر دل پشیمان ' پشیمان ہے
 ان کا احسان ہے ان کا احسان ہے
 آج وہ میرے ارماں میں مہمان ہے
 ان کی نظر کرم میرا درماں ہے
 صابری قادری طوق پہچان ہے

ان کی رحمت کا فیض اس کو مل جائے گا

جب یہ ثاقب غلام غلامان ہے

☆☆☆

نعت پاک

مدینے کا دربار دل میں سجا ہے
 وہ پر نور منظر عجب جانفزا ہے
 وہاں حاضری کا تقاضا ہے افروز
 جہاں چار سو جلوہ حق نما ہے

ہیں وہاں رحمت عالمین محو راحت

وہاں رب کی رحمت کا ڈیرا سجا ہے

فدا جس پہ ہوتے ہیں جن و ملائک
حبیب خدا کا وہ گنبد ہرا ہے

خدا کے خزانوں کے مختار کل ہیں
غلاموں کا دامن وہیں سے بھرا ہے

وہ جبریل کی باریابی کا شاہد
انہیں باب جبریل تکتا کھڑا ہے

بتبع دیکھتی ہے در مصطفیٰ پر
کہ سورج کی کرنوں نے سجدہ کیا ہے

جہاں کی ہوا ' جا کے قدموں کو چومی
وہاں کشت نسبت ہرا اور بھرا ہے

جہاں خواجہ ' صابر ' نظام اور رضا ہیں
وہاں شان سرور ﷺ کا ڈنکا بجا ہے

ہمارا وہاں بول بالا ہو یارب
دیار حرم میں یہی التجا ہے

یہ ثاقب کو پھر بارہا یاں بلا لے
غلامی کا گردن میں پٹہ پڑا ہے

☆☆☆

نعت مبارک دیار حرم

عقیدت ہوئی پھر مدینہ میں مہمان مرے دل میں ہے آج جشن چراغاں
وہ جنت مبارک رہے زاہدوں کو مدینہ غلاموں کی ہے خلد ارماں

کرم ان کا ہے باریابی کا ساماں
 نئی زندگی پالیا میرا ایماں
 عوارض کا میری بنی ہے یہ درماں
 وسیلہ بنی نسبت غوثِ دوراں
 ہیں خوش بخت ہم لے کے ولیوں کا داماں
 رہوں گا پشیمان، پشیمان، پشیمان
 وہی ہے مسلمان وہی ہے مسلمان
 رہے عرش پر اپنے رب کے جو مہماں
 وہ خود اور نوا سے بھی محبوب سبحاں
 علیٰ ان کے داماد ہیں شیرِ زداں
 ہوں مقبول یہ بہر شاہِ رسولاں

یہ شاہِ رسل ہیں یہ مختارِ کل ہیں
 شہنشاہِ کونین کی بارگہ میں
 نگاہِ کرم پر تصدقِ دل و جاں
 رسائی در پاک تک یوں ملی ہے
 وسیلے کی قرآں میں تاکیدِ آئی
 یہ ان کی عطائیں یہ میری خطائیں
 جو ہے ان کی عظمت و نسبت کا قائل
 خدا ہی کو معلوم ہے ان کا رتبہ
 خلیل و ذبیحؑ ان کے ہیں جدِ اعلیٰ
 وہ صدیقؑ و فاروقؑ و عثمانؑ ہیں نائب
 در قدس پر کر رہا ہوں دعائیں

خدا خود رہا ان کا مشتاقِ ثاقب

غلامی کی معراج ہے ان کا ارماں

☆☆☆

نعتِ پاک بارگاہِ سرورِ کونین ﷺ

در مصطفیٰ پر مری حاضری ہے
 یہاں نورِ رحمت کی جلوہ گری ہے
 یہاں چادرِ نور و رحمتِ تنی ہے
 مدینے کے سرکارِ مکی یہ گلی ہے
 رسالت یہاں دستِ بستہ کھڑی ہے

خوشی دل میں اگڑائیاں لے رہی ہے
 جہاں سجدے کرتے ہیں چاند اور سورج
 یہ ہے سبز گنبدِ خیابانِ رحمت
 جہاں سر جھکاتے ہیں حورو ملائک
 یہ فخرِ رسل ہیں یہاں محوِ راحت

شب اسری موسیٰ نے پایا ہے اور اک
 میں ان کے قدم پر جبیں اپنی رکھوں
 جہاں خدا ہی جمالِ نبی ہے
 یہی آرزو التجائے دلی ہے
 جہاں شان سرور کی نوبت بجی ہے
 ہماری مرادوں کی کھیتی ہری ہے
 مٹی ان کی نسبت کی جب آبیاری
 رسائی کا جس سے ملا ہے وسیلہ
 مرا پیر کامل شہ ہاشمی ہے
 اسے بھیک لطف و کرم کی عطا ہو
 غلام ازل ثاقب صابری ہے

☆☆☆

نعت مبارک

در مصطفیٰ پر غلام آگیا ہے
 غلامی کو معراج یوں مل رہی ہے
 مرے دل میں خوشیوں کا میلہ لگا ہے
 یہ سر ہے مرا اور در مصطفیٰ ہے
 یہ کتنا حسین سبز گنبد ہے واللہ
 محیط اس پہ رحمت کی نوری ردا ہے
 یہ وہ جلوہ گاہ حبیب خدا ہے
 فدا چاند سورج کی جس پر ضیا ہے
 خدا ان پہ خود ان کا رب العلا ہے
 جو شمس الضحیٰ ہے جو بدر الدجی ہے
 کوئی ان کا ثانی ہوا ہے نہ ہوگا
 کہ مند بنا ان کا عرش علی ہے
 تمام انبیائے سے ہے عظمت نرالی
 شفاعت کا تاج ان کے سر پر سجا ہے
 جہں لحت جگر ان کی خاتونِ جنت
 نواسوں میں ان کے شہ کربلا ہے
 خسر ان کے صدیق اکبر بیٹھے ہیں
 تو داماد عثمانؓ، علی مرتضیٰؓ ہے
 تھی نبیل امین پر عیاں ان کی عظمت
 کف پا کو پلکوں سے جدہ کیا ہے
 رسائی کے اب تک بنے یہ وسیلے
 یہ جو قادری چشتیہ سلسلہ ہے

بنائے ہمیں اہل سنت جماعت غلامی ہماری ہوئی برملا ہے
 پکڑ کر یہ محشر میں عاصی کہیں گے یہی تو ہمارا شفیع الوری ہے
 زیارت یہاں بار بار یوں عطا ہو یہی آرزو ہے یہی التجا ہے
 اسے بھیک غفور و کرم کی عطا ہو
 یہ ثاقب گدا در پہ یوں مانگتا ہے

☆☆☆

نعتیہ قصیدہ

یہ دربار سرکار ہے رشک جنت مدینے کی کیا شان ہے اللہ اللہ
 وہی تو ہیں نبیوں کے سردار و سرتاج و ما ارسلک کہا خود ہی رب نے
 گرے منہ کے بل لات و عزامناں بت پلٹ آیا سورج دوپارہ ہوا چاند
 نبی نے کہا اپنے اصحاب کو تارے وہ مہر رسالت کی کرنیں ہیں یہ سب
 رہ عشق میں ہیں وہ مینارہ نور الہی یہ ملت میں تقسیم کردے
 ہمیں جان و دل سے پیارے ہیں بے شک ہمارے مقدر کی تنویر ہے یہ
 ہے دنیا و عقبی میں اپنی ضرورت یہاں نور افشاں ہے شمع رسالت
 یہ ہے سبز گنبد خیابان رحمت وہی ہیں ہمارے لیے رب کی رحمت
 تمام انبیاء کی کئے جو امامت جھکا خود بھی کعبہ بروز ولادت
 بنی اختیار نبی رب کی قدرت منور کیا جن کو فیضان صحبت
 صداقت، عدالت، سخاوت، شجاعت بلال حبش کی عقیدت محبت
 اویس قرن کو ملی ہے جو نعمت رسول خدا کے یہ سب آل و عترت
 وہ نور رسالت یہ شمع ولایت وہ ان کی حمایت وہ ان کی شفاعت

لفظ ان کی رحمت پہ ہم جی رہے ہیں
 دلوں میں نبی کی ہے عظمت و الفت
 رضائے نبی ہے رضائے الہی
 ہمیں خیر امت کا درجہ دیئے ہیں
 شریعت طریقت کے حامل رہیں تو
 ہیں فرق عقیدت میں فرقے بہتر
 نبی آج بھی اپنے مختار کل ہیں
 اسی سے ہمیں سرخروی ملے گی
 در قدس پر جبہ سائی ہے نعمت
 غلام ازل جو بھی آتے ہیں در پر
 مرے ہاتھ آیا جو داماں نسبت
 مجھے اپنی خیرات سے بھی نوازے
 شہنشاہ کونین کی ہے عنایت
 مری بندگی کی اسی میں ہے معراج

بہت ناز کرتی ہے ثاقب کی قسمت

ہے سرکار ﷺ کی اس پہ چشم عنایت

☆☆☆☆

☆☆☆

☆

منظر حدود حرم مکہ مکرمہ بدوران حج

یہ کیف عمرہ اور حج میں دل ہیں سب کے شادماں

ہیں لاکھوں بندگان رب رواں دواں دواں دواں

وہ ذات حق ہے احدیت ہے شان شان کن فکان

رضا ہے لوح اور قلم ہے عرش اس کا آستان

عرب کے بھی عجم کے بھی زمیں کے گوشے گوشے کے

نظر میں آرہے ہیں سب حرم میں شکل کہکشاں

زباں پہ نعرہ لبیک طواف شکل پروانہ

ہیں ایک ہی لباس میں یہ رب کے سارے بندگان

نبی کے ہم غلاموں کو ہے ناز اپنے بخت پر

خدائے ذوالجلال بھی ہیں کتنے ہم پہ مہرباں

خلیل اور ذبیح کی وہ یاد دلنواز میں

سجا ہے زیر آسمان رمتوں کا ساہاں

زمیں بنی عروس ہے تو آسمان ہے محوید

وہ رشک کر رہی ہے دیکھ کر بہار جادواں

پہنچ ہی جائیں گے یہ سارے ساحل مراد پر

لگے ہیں کشتیوں پہ یہ جو نبتوں کے بادباں

زمین قدس و ہند پر کرم طفیل مصطفیٰ

نہوگی فکر دشمنان اگر ہوں آپ مہرباں

میں ثاقب حقیر ہوں کروں گا شکر کیا بیاں

کرم کو تیرے بجدے کر رہے ہیں میرے قلب و جاں

منظر مقام منیٰ بدوران حج

منیٰ کے سارے میدان کو بنایا اپنا کاشانہ
بنایا ہے اسے یوں مرضِ عصیاں کا شفاخانہ

دل و جاں کو عطا کرتا ہے یاں کامل شفا مولیٰ

ہوشیداری اگر اس کا تو ہو جاتا ہے مستانہ

غلامانِ نبی ﷺ کو یوں بلایا اپنی چوکھٹ پر

کرم کی سب پہ بارش ہے باندازِ رحیمانہ

رداِ عفو کرم کی ہر کسی کو بانٹتا ہے وہ

قبولیت بھی دیتا ہے باندازِ کریمانہ

ترا گھر اس زمیں پر اے خدا شمعِ تجلی ہے

مہرِ دل کو بنا اس شمعِ وحدت کا پردانہ

ترے عفو کرم کی بھیک سے بھر جائیں گے دامن

کوئی بندہ نہ ہوگا اس جگہ رحمت سے بیگانہ

ابنِ ایمان کو بنادے اس کے متوالے

جایا ہے جہنم کے آگے الفت کا خم خانہ

بجز اس کے نہیں ہے پاس میرے مقبول میرے رب

بجز اس کے نہیں ہے پاس میرے کوئی نذرانہ

خلیلؑ اللہ ذیٰ اللہ کی اس بزمِ ذیٰشاں میں

ذیٰ اللہ بھی ہیں بن کے فضل رہنمایانہ

اسے عفو کرم اپنی رضا اپنی عطا دیدے

بنی ہے فکرِ ثاقب آج کشکولِ گدایانہ